(مترجمہ)

سید مبارز الدین رفعت ایم اے (عثمانیہ)

ادارۂ دانش و حکمت حیدرآباد دکن

طبع اوّل ۱۰۰۰

۱۹۳۶ء

قیمت عمہ

سول ایجنٹ:

اسٹار ایجوکیشنل سپلائی کمپنی

عابد روڈ

حیدرآباد دکن

مطبوعہ انتظامی پریس حیدرآباد دکن

تمہید	۴
پہلا خط	۷
دوسرا خط	۱۴
تیسرا خط	۱۷
چوتھا خط	۲۴
پانچواں خط	۲۸
چھٹا خط	۳۴
ساتواں خط	۳۹
آٹھواں خط	۴۴
نواں خط	۵۰
دسواں خط	۵۶
گیارھواں خط	۶۴
بارھواں خط	۶۹

تمہید

یہ خطوط سترھویں صدی عیسوی کی ایک پرتگالی راہبہ میرین کے ہیں، اور فرانسیسی افواج کے کپتان (شتمیل) کے نام لکھے گئے ہیں۔ حرماں نصیب میرین کے تفصیلی حالات نہیں ملتے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ پرتگال کے ایک متوسط گھرانے کی تعلیم یافتہ لڑکی تھی۔ اس نے اپنی عمر کا ابتدائی حصہ ایک عیسائی خانقاہ میں بسر کیا تھا۔ اسی خانقاہ میں وہ شتمیل کی محبت کا شکار رہی اور غالباً اسی خانقاہ میں انتقال کیا۔

شتمیل کے حالات تفصیل سے ملتے ہیں۔ ۱۶۶۳ء میں یہ فرانسیسی فوجوں کے کپتان کی حیثیت سے پرتگال آیا، اور یہیں میرین کے معصوم دل نے اسے اپنے من مندر کا دیوتا بنایا۔ ۱۶۶۷ء میں شتمیل

فرانس واپس ہوا۔ اور پیرس کی رنگینیوں میں میریَن کی یاد بہت جلد
اس کے دل سے نکل گئی۔ سنہ ۱۶۷۳ء میں اس نے ولیم پرنس آف آرنج کا
نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور اس شاندار فوجی خدمت کے
صلے میں اسے مارشل بنایا گیا۔ سنہ ۱۶۷۵ء میں اسے آرڈر آف دی نائیٹ کا
اعزاز عطا ہوا۔ شمیل نے کافی لمبی عمر پائی۔ ۹۷ سال تک جیتا رہا۔
اور سنہ ۱۷۱۵ء میں پیرس میں وفات پائی۔

میریَن کے خطوط پڑھنے کے بعد خیال ہوتا ہے کہ شمیل کافی خوبصورت
اور وجیہ آدمی ہوگا۔ لیکن سینٹ سائمن کی یادگار مطبوعہ سنہ ۱۷۸۹ء کی
یہ عبارت اس خیال کی تردید کرتی ہے "شمیل کریہ منظر، فربہ اندام
اور سخت غبی تھا۔ اس کو دیکھ کر یا اس کی گفتگو سن کر یہ سمجھ میں نہیں
آسکتا تھا کہ "ایک پرتگالی راہبہ کے خطوط محبت" کی عالی دماغ
مصنفہ کو اس کی کونسی ادا بھا گئی تھی۔"

شمیل جیسے بے حس اور بے درد انسان سے یہ توقع فضول تھی کہ
وہ میریَن کے خطوط کو جو پرتگال اور فرانس بھیجے گئے تھے محفوظ رکھتا۔
مگر بھلا ہو اس کی خودنمائی کا کہ اس نے یہ خطوط اپنے بعض دوستوں کو
دکھائے۔ ان جواہر پاروں سے اس کا ایک ادیب دوست
اتنا متاثر ہوا کہ بالآخر یہ خطوط اسی کی وساطت سے کتابی صورت میں
شائع ہو گئے۔

میریَن کے ان خطوط میں سچی محبت کے سارے مظاہر اپنی

پوری شدت کے ساتھ بے نقاب نظر آتے ہیں۔ ان میں ایک عورت کا دل دھڑکتا نظر آتا ہے۔ ایک ایسا دل تڑپتا نظر آتا ہے جیسے خدائے عشق کیوپڈ نے اپنے تیروں سے بری طرح گھائل کیا ہے۔ ایک ایسی گہری قنوطیت اور یاس کی جھلک نظر آتی ہے جو ہمیشہ سے سچی محبت کا صلہ رہا ہے۔ ایک مشہور فرانسیسی ادیب نے کیا خوب کہا ہے کہ ان خطوط کی اصلیت ہی ان کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ ان خطوط میں عورت کے دلی جذبات جس خوبی کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں ان کی مثال ملنی دشوار ہے۔

یورپ کی کوئی زبان ایسی نہیں جس میں ان خطوط کا ترجمہ موجود نہ ہو۔ آج میں ادارۂ دانش و حکمت کی وساطت سے ان کو اردو کے قالب میں پیش کر رہا ہوں۔

رفعت

پہلا خط

کیا یہ ممکن ہے کہ تم مجھ سے ایک لمحہ کے لئے بھی خفا ہو جاؤ۔ دراں حالیکہ مجھے تم سے ایسی بے پناہ محبت کا دعویٰ ہے جو کبھی ایک انسان نے دوسرے انسان سے ہو گی، میں ایک لمحہ کے لئے بھی تمہارے لئے زحمت کا باعث ہوں! ہا! کیا حشر ہوتا میرا اگر میں تمہاری محبت میں وفادار ثابت نہ ہوتی۔ حالانکہ اب مجھ پر صرف بے پایاں محبت ہی کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔ پھر بھی تمہاری خفگی کی وجہ سے میں نادم ہوں! لیکن یہ شکوہ و شکایت کے مواقع کہاں سے نکل آتے ہیں؟ کیا میری شکایت حق بجانب نہ تھی؟ کیا تمہاری خوابیدہ محبت کو جگانا نہیں چاہیئے تھا، اور کیا تمہارے تغافل کو میں شکایت کے بغیر برداشت کر سکتی؟ خداوندا، میری تو یہ حالت ہے کہ میں اپنے دل سے صرف اس لئے خفا ہوں کہ وہ اپنی تمام کیفیات کو تم پر ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور تمہاری یہ کیفیت کہ تم اپنی ذرا ذرا سی بات مجھ سے چھپاتے ہو۔

جب میری آنکھوں سے محبت کی نرمی ظاہر ہوتی ہے تو وہ دل کی
نرمی سے اثر پذیر ہو جاتی ہیں لیکن دل کے جوش و خروش کو عدم ترجمانی کی
شکایت ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ چشم و زبان کے بینا اور گویا قاصد بھی
میرے بے پایاں جذبات کی ترجمانی نہیں کر سکتے۔ اور تمھارا یہ حال ہے کہ
معمولی معمولی باتیں بھی مجھ سے چھپاتے ہو۔ تمھارا یہ طرزِ عمل مجھے کتنا
دکھ دیتا ہے! کتنا رحم آئے گا مجھ پر اگر تمھیں یہ معلوم ہو جائے کہ
اپنے طرزِ عمل سے میرے دل میں کیسے کیسے شبہات پیدا ہوتے ہیں!
لیکن تمھیں اتنی کرید کیوں ہے؟ میں تمھارے دل کی گہرائیوں کا
حال یوں دریافت کرنا چاہتی ہوں جہاں تغافل و بے مہری کے
سوا کچھ بھی نہیں۔ شاید تمھارا کھنچا کھنچا رہنا بھی لطف سے تعبیر
کیا جا سکتا ہے۔ تمھارے اس پُر اسرار طرزِ عمل کے لئے میں تمھاری
سپاس گزار ہوں۔ تم مجھے اس اذیت سے بچانا چاہتے ہو جو رفتہ رفتہ
تمھاری بے مہری کا علم ہونے سے مجھ کو پہنچ سکتی ہے۔ اور شاید میری
اس کمزوری پر رحم کھا کر ہی تم اپنے جذبات کا حال مجھ سے چھپاتے ہو۔
واحسرتا! اپنی شناسائی کے ابتدائی دور ہی میں تم نے اپنی
سنگ دلی کا اظہار کیوں نہ کر دیا تاکہ میں اپنے دل کو بھی تمھارے
دل ہی کی طرح بنانے کی کوشش کرتی۔ مگر تم نے ایسا نہیں کیا جب تمھیں
یقین ہو گیا کہ میں تمھیں اپنے دل کی پوری گہرائیوں کے ساتھ چاہتی ہوں
تو پھر تمھاری طرف سے تغافل شروع ہو گیا۔ بہر حال تمھاری فطرت میں

اعتدال نہیں۔ تم جلد باز ہو۔ بس کل ہی مجھے اس کا تجربہ ہوا ہے۔
لیکن ہائے! تمھاری یہ جلد بازی صرف غصہ کی پیداوار ہے۔ اہانت کے
ذرا سے شبہ پر تم بھڑک اٹھتے ہو۔ ناسپاس بندے! کیا بگاڑا ہے
محبت نے تیرا کہ تیرے دل میں محبت کے لئے جگہ اتنی تھوڑی سی ہے۔
تمھارے قلب کی گرمی کو کیا ہوا ہے کہ میرے قلب کی سوزش کا جواب
نہیں دیتی؟ کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ یہی عجلت پسندی اور جلد بازی
آگے بڑھ کر ہمارے لمحات سعادت کو اپنے آغوش میں لے لیتی! کون
کہہ سکتا ہے کہ کل ذرا سی بات پر مشتعل ہو کر چلا جانے والا عجلت پسند
انسان محبت سے بلائے جانے کے باوجود اب تک مجھے منانے کے لئے
نہیں آئے گا؟ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو تمھیں سونپ کر میں
اسی سلوک کی مستحق تھی۔ میں نے تم پر حکم چلانا چاہا۔ جو دل سراپا
تمھاری ملک بن چکا تمھیں محبت کے قاعدے اور قانون بتانے
چلا تھا! تم اس کو سزا دینے میں حق بجانب تھے۔ شرم و غیرت سے
مجھے زمین میں دھنس جانا چاہیئے تھا کہ میں نے اپنے آپ کو اپنے
افعال و اعمال کا مختار و مالک کیوں سمجھ رکھا تھا! ایسے باغی کو
سزا دینا تم خوب جانتے ہو! کیوں یاد ہے تمھیں کل شام کو جب میں نے
کہا تھا کہ اب ہم دونوں کو ایک دوسرے سے کبھی نہ ملنا چاہیئے تو
تم نے میرے اس خیال کی کیسی پر زور تائید کی تھی؟ کیا سچ مچ تمھارا
دل اس تجویز کو منظور کرتا ہے، یا تمھارا یہ خیال ہے کہ میں اس تجویز کو

قبول کرنے کے قابل ہوں؟ میری محبت کی نزاکت کا یہ حال ہے کہ تمہاری طرف کوئی بُرا خیال منسوب کرتے ہوئے بھی مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

تمہاری محبت میں مَیں حاسد ہوں۔ چاہتی ہوں کہ میرا حصہ ہمیشہ بڑھ چڑھ کر رہے۔ اسی لئے میں تمہاری سرد مہری اور بے وفائی کو نظر انداز کر سکتی ہوں۔ ہاں، یہ سچ ہے، میں تم سے زیادہ اپنے آپ سے مطمئن بننا چاہتی ہوں۔ میری محبت اتنی پاکیزہ ہے اور میرا معیارِ عشق اتنا بلند ہے کہ تمھیں اس پر شبہ کرنے کی اجازت دینا میرے نزدیک دُنیا کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ مگر تم مجھ سے بدگمان کیونکر ہو سکتے ہو؟ کیا میری ہر حرکت تم پر میری محبت ثابت نہیں کرتی؟ اور کیا میرے دل کی طرح تمہارے دل میں یہ احساس نہیں کہ تمہاری محبت پرستش کے مرتبہ تک پہنچ گئی ہے؟ محبت نے مجھ پر یہ اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ اپنی محبت کے اظہار میں اعتدال سے کام لینے کے باوجود دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جو تمھیں میری بے پایاں محبت کا یقین نہ دلاتی ہو۔ کیا تم نے اس کا اثر اپنی خواہشات کی تعمیل میں نہیں دیکھا ہے؟ کتنی ہی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تمہاری آمد پر میں نے اپنے چہرے سے صرف اس لئے اپنے دلی جذبات مسرت کا اظہار نہیں ہونے دیا کہ تمہاری آنکھیں اس وقت مجھے ضبط کا حکم دے رہی تھیں۔ بڑا

ظلم کرو گے تم اگر ان مواقع پر میرے ضبط و تحمل کی داد نہ دو۔ کیونکہ تمھارے لئے ایسی قربانیاں میرے لئے سب سے زیادہ اذیت بخش ہوتی ہیں لیکن اس کے لئے میں تمھیں الزام نہیں دیتی میری محبت اتنی بے لوث ہے کہ میں یہ دعا بھی نہیں مانگتی کہ تم مجھے مجھ سے زیادہ چاہنے لگو کیونکہ مجھ سا اضطراب تم پر بھی مسلط ہو جائے گا۔ اگر تم زیادہ خفگی اور زیادہ غصہ کا اظہار کرو تو یہ سمجھ کر مجھے مسرت ہو گی کہ میں تمھیں محبوب تر ہوتی جا رہی ہوں، لیکن تم خود کبھی ایسا خیال اپنے دل میں آنے نہ دو گے۔ تمھارا خیال ہوگا کہ تمھاری محبت نے میرے جذبات الفت کو بیدار کیا لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے سوز و گداز نے تمھارے دل میں عشق کی آگ روشن کی۔ لیکن خدارا اس اعترافِ الفت اور اظہارِ عجز پر مغرور ہو کر محبت کا تھوڑا بہت سوانگ جو رچایا جا رہا ہے اس کو بھی ختم نہ کر دو۔ آؤ، اور آکر مجھ سے احتجاج کرو کہ میری محبت کی بے تعلقی نے میرے جذباتِ محبت کو بھڑکا یا ہے' اور مجھ پر یہ ثابت کر دو کہ میں نے سب کچھ کھو کر بھی کچھ نہیں کھویا ہے اور تم میرے اتنے ہی وفادار اور چاہنے والے ہو جتنی کہ میں وفادار اور چاہنے والی تمھاری ہوں۔

دوسرا خط

اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں کہ کل ہم جس عورت سے
ملے تھے وہ نہایت بدصورت تھی۔ اس کا اندازِ رقص نہایت
مکروہ تھا۔ کونٹ دی گلن نے اس کی تعریف کر کے بڑی بھاری
غلطی کی۔ نہ معلوم تم سے اتنی دیر اس کے پاس کیونکر بیٹھا گیا؟
اس کے چہرے سے تو میں نے یہی اندازہ لگایا کہ اس کی گفتگو نہایت
بے کیف ہوگی۔ پھر بھی تم نے شام کا بیشتر حصہ اس سے باتیں کرتے
گزارا، اور کمال صفائی سے مجھ سے یہ بیان کیا کہ تم اس کی گفتگو سے
بے مزہ نہیں ہوئے۔ آخر وہ پُرلطف گفتگو تھی کیا؟ کیا وہ تمھاری
کسی فرانسیسی محبوبہ کا ذکر کر رہی تھی، یا وہ خود تمھاری محبوبہ بن گئی تھی!
کیونکہ صرف محبت کا موضوع ہی ایسا ہے جو اتنی طویل گفتگو کو
قابلِ برداشت بنا سکتا ہے۔

میں نے بھی کل آپ کے نو وارد فرانسیسیوں سے گفتگو کی۔
لیکن ان کو خاک بھی دلچسپ نہ پایا۔ انھوں نے اپنی طرف سے

گفتگو کو دلچسپ ترین بنانے کی پوری پوری کوشش کی، لیکن قسم
لے لو جو مجھے اس میں ذرا بھی مزہ آیا ہو۔ سچ پوچھو تو انھیں کی
یک بیک جھک جھک کی وجہ سے کل ساری رات میرے سر میں
شدید درد رہا۔ میں خود اپنے درد سر کا ذکر نہ کرتی تو شاید تمھیں
خبر بھی نہ ہوتی۔ بے شبہ تمھارے نوکر چاکر سب کے سب انھیں
فرانسیسی بی بی صاحبہ کی مزاج پرسی میں لگے ہوئے ہوں گے کہ بیگم صاحبہ کو
کل شام میں جو تھکن ہو گئی تھی اب اس کا کیا حال ہے۔ کل تم اس کے
ساتھ اتنی دیر ناچے کہ بالآخر اسے بیمار کر دیا۔ خدا جانے تمھیں
اس کی کون ادا پسند آ گئی ہے؟ کیا تم نے اسے کسی اور سے
زیادہ محبت کرنے والی یا کسی اور سے زیادہ وفادار پایا ہے؟
کیا وہ اظہار محبت میں مجھ سے بھی بازی لے گئی ہے! نہیں، یہ
ناممکن ہے کہ وہ یا کوئی اور تمھیں مجھ سے زیادہ چاہ سکے۔

تمھیں یاد ہوگا کہ اول مرتبہ ہی تمھیں اپنے بازو سے
گذرتے دیکھ کر میری زندگی کا سارا سکھ چین درہم برہم ہو گیا تھا۔
اور میں نے ہی اپنی عزت یا اپنے خاندان کا خیال کئے بغیر تم سے
راہ و رسم بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ تم جانتے ہو کہ محبت میں
میں سب کچھ تم پر نثار کر چکی ہوں۔ اگر اس فرانسیسی عورت نے
اس سے بھی زیادہ ایثار کیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ آج صبح وہ
تمھارے بیدار ہونے کا انتظار کر رہی ہو گی، اور تو پھر ڈیوڑھی تو

اسے تمھارے تکیے کے بازو بیٹھا ہوا پائے گا۔ تمھاری راحت کی خاطر میری تمنا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ مجھے تمھاری خوشی یہاں تک عزیز ہے کہ اپنے آخری لمحۂ حیات تک بھی میں اپنا سب کچھ تم پر نثار کر کے اس میں اضافہ کرنا چاہتی ہوں۔ اگر اس کو میرا یہ خط دکھا کر متاثر کرنا چاہتے ہو تو بے تامل یہ کر گزرو۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ تمھاری خواہشات کی تکمیل میں ممد و معاون ہی ثابت ہوگا۔ ریاست کے اونچے گھرانے سے میرا تعلق ہے اور ہمیشہ سے میری خوشامد ہوتی رہی ہے کہ میں نے قبول صورت پائی ہے۔ مجھے بھی اس کا یقین تھا، لیکن جب سے تم نے تغافل شروع کر رکھا ہے میں اب اس پر یقین نہیں رکھتی۔ اپنی اس نئی محبوبہ کے آگے اپنی تازہ فتوحات کی حیثیت سے میری مثال پیش کرو۔ اس سے کہو کہ میں تمھیں جنون کی حد تک چاہتی ہوں۔ میں اسے تسلیم کر لینے کے لئے تیار ہوں، میں ایسے عزیز ترین جذبے کا اقرار کر کے تباہ و برباد ہو جانا پسند کرتی ہوں لیکن اس سے کبھی انکار نہ کروں گی۔ ہاں، مجھے اپنی ذات سے جتنی محبت ہے اس سے ہزار گونہ تمھاری ذات سے محبت ہے۔

مجھے اعتراف ہے کہ یہ سطریں لکھتے وقت میں حسد کی آگ سے پھنکی جا رہی ہوں۔ کل کے تمھارے طرز عمل نے میرے دل میں آگ لگا دی ہے۔ اور چونکہ میں اپنے دل کی کوئی بات تم سے نہیں

چھپاتی اس لئے یہ بھی کہے دیتی ہوں کہ میں تمھیں بے وفا سمجھنے لگی ہوں۔ اس کے باوجود میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں کہ شاید ہی کسی عورت نے کسی مرد کو اتنا چاہا ہوگا۔

مجھے مارشنی نس فریڈ وسے نفرت ہے کہ اس نے تمھارے لئے اس نئے رقیب سے ملنے کے مواقع پیدا کئے۔ کاش! مارشنی نس ڈی کیاسٹرو پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی کیونکہ اسی کی شادی میں تم نے اس فرانسیسی چڑیل کے ساتھ رقص کیا تھا۔ مجھے رقص کے ہوجد سے نفرت ہے، مجھے اپنی ذات سے نفرت ہے، اور سب سے بڑھ کر ہزار گونہ مجھے اس فرانسیسی عورت سے نفرت ہے۔ لیکن میرے جذبات نفرت کی یہ مجال نہیں کہ تمھاری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکیں۔ میری نظروں میں تم ہمیشہ رفیع و بلند ہی رہے ہو۔ تمھیں کسی حال میں کیوں نہ دیکھوں، خواہ میرے چین سُکھ کو درہم برہم کرنے والی اس ظالم رقیب عورت کے قدموں پر تمھارا سر ہی کیوں نہ ہو، تب بھی مجھ کو تم میں کچھ ایسی خوبیاں نظر آئیں گی جو بس تمھارا ہی حصہ ہیں۔ میں تو یہاں تک پہنچ چکی ہوتی ہوں کہ اوروں سے تمھاری ان اداؤں کا حال سُن کر جن پر میں ۔ وزاول ہی سے سو جان سے فدا ہو چکی ہوں، خوشی تو ہوتی ہے، لیکن تعریف کرنے والوں سے میرا دل جلتا ہے۔ پھر بھی میرا یہ حال ہے کہ مجھے تمھارا فراموش کرنا گوارا ہے، اور اس کے بعد تڑپنا، گھلنا اور

مرنا پسند ہے لیکن تمہاری ذات میں جو خوبیاں ہیں ان میں سے
ایک کی بھی کمی مجھے گوارا نہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہاری محبت میں یہ متضاد جذبات ایک
دوسرے سے کیسے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں؟ تمہاری خوبیاں مجھے
اتنی رشک اور حاسد بنا دیتی ہیں کہ کسی کا تمہارے قریب آنا بھی
مجھے نہیں بھاتا لیکن تمہارے نئے مداح پیدا کرنے کے لئے میں دنیا کے
ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کے لئے تیار ہوں۔
مجھے اس فرانسیسی عورت سے نفرت ہے۔ لیکن اس گہری نفرت میں
دل آزاری کا شائبہ بھی نہیں، اور میرا خیال ہے کہ ایسی دل آزاری کا
میں اہل بھی نہیں ہوں۔ اس گہری نفرت کے باوجود اگر مجھے یقین ہو جائے کہ
اس کی محبت تمہیں میری محبت سے زیادہ خوش رکھ سکتی ہے تو میری یہی
خواہش ہے کہ اس کی محبت تمہارے دل میں گھر کر جائے۔ تمہیں مطمئن
دیکھ کر خوشی سے میرا یہ حال ہو جاتا ہے کہ اگر تمہاری ایک لمحہ کی
حیاتِ مطمئن کے لئے میری زندگی کی تمام مسرتوں کی قربانی ضروری
ہو تو میں کسی پس و پیش کے بغیر کر گزروں گی۔ آہ! اگر تم بھی اسی طرح
محبت کرتے جیسے کہ میں کرتی ہوں تو کیسی کیسی مسرتیں ہمارا حصہ ہوتیں!
تمہاری محبت میری محبت کا جواب ہوتی، اور اسی طرح تمہاری محبت
تکمیل کو پہنچ جاتی یقین مانو یہ جادو بیانی نہیں ہے۔ کوئی ارضی وجود
تم کو میرے برابر نہیں چاہ سکتا۔ کوئی نہیں ہے جو میرے برابر تمہاری

قدر کرے۔ مجھے رحم آئے گا تم پر اگر تم میری جیسی شدید محبت کے مرکز رہ کر بھی کسی اور سے بھی اپنے آپ کو وابستہ کر سکو۔

پیارے! یقین مانو کہ تم صرف میرے ہی ساتھ رہ کر خوش رہ سکتے ہو۔ دوسری عورتوں سے میں خود واقف ہوں، اور یہ محسوس کرتی ہوں کہ محبت نے دنیا کی تمام عورتوں میں سے صرف مجھ کو تم سے وابستہ کر دیا ہے۔ تمھاری ناز برداری کون کرے گا، اگر اس کے لئے تم میرے دل کو ڈھونڈو اور نہ پاؤ؟ تمھاری وہ پُر معنی نظریں، وہ فصیح و بلیغ نظریں ـــــ کیا میری نظروں کے سوا ان کا کوئی جواب دے سکتا ہے؟ نہیں، یہ ناممکن ہے۔ صرف ہم ہی محبت کے آداب و آئین جانتے ہیں یقین مانو، اگر ہمیں ایک دوسرے کی بجائے کسی اور سے محبت ہوتی تو ہم کبھی کے مر چکے ہوتے۔

تیسرا خط

ابھی اور کتنے دنوں تک باہر رہو گے؟ کیا تم لزبن لوٹنے میں ایک دن اور باہر گذارو گے؟ کیا تمھیں یاد نہیں پڑتا کہ تمھیں مجھ سے جدا ہوئے دو دن ہو چکے ہیں؟

میں تو یہی سوچتی ہوں کہ تمہاری خواہش ہوگی کہ تمہاری
واپسی تک میں مر جاؤں۔ اور یہ جو تم دربار کو چھوڑ کر بادشاہ سلامت
کے ساتھ جنگی بیڑے کا معائنہ کرنے نکلے ہو تو اس کا مقصد بھی
یہی تھا کہ ایک دل سے اتری ہوئی محبوبہ سے پیچھا چھڑا لیا جائے۔
یہ میری زیادتی ہے، اسے میں تسلیم کرتی ہوں۔ میں نہ تم سے مطمئن ہوں
نہ اپنی ذات سے۔ تمہارے چوبیس گھنٹوں کے فراق نے مجھے
اب کمزور کر دیا ہے۔ کمال محبت کا جو انعام اوروں کو ملتا ہے اس سے
میں تو اکثر محروم ہی رہتی ہوں۔

بعض اوقات مجھے خیال ہوتا ہے کہ تمہاری مسرت کچھ ایسی
دائمی نہیں۔ بعض وقت تم بہت زیادہ مسرور نظر آتے ہو لیکن
مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ اس سرور کا باعث میں نہیں ہوں۔
ایسی حالت میں میں ہر چیز سے بیزار ہو جاتی ہوں۔ حد یہ کہ میں
اپنے اظہار محبت سے بھی بیزار ہو جاتی ہوں۔ اگر مجھے یہ محسوس
ہو کہ تم اس کی طرف متوجہ نہیں ہو۔ تمہاری بے خیالی سے میں
سہم جاتی ہوں۔ تمہارے دل پر جو کچھ بھی گزر رہا ہو اس سے
میں واقف ہونا چاہتی ہوں۔ لیکن جب تم توازن اور اعتدال سے
عاری میری التجاؤں پر کوئی توجہ نہیں دیتے، تو میں دل مسوس کر
رہ جاتی ہوں۔

میں مانتی ہوں میرا عقلی توازن بگڑ چکا ہے لیکن جس کسی کو

مجھ جیسی محبت ہو جائے تو کیا اس کا توازن باقی رہ سکتا ہے؟
میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ یہ سب کچھ لکھنے کی بجائے مجھے صبر سے کام لینا چاہیئے۔ تم شہر سے بس دو قدم کے فاصلے پر ہو۔ تمہارے منصبی فرائض تمہیں روکے ہوئے ہیں۔ اور میں اپنے بھائی کی علالت کی وجہ سے تم سے ملنے سے محروم رہی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمہارے کیمپ میں عورتیں نہیں ہیں، اور اسی بات نے میرے دل پر سے ایک بھاری بوجھ ہٹا دیا ہے۔ لیکن ہائے رے ہیں کتنے اور بوجھ میرے دل پر ہیں۔ یہ کتنا صحیح ہے کہ جب کوئی عورت اتنی محبت کرے جتنی کہ میں کرتی ہوں تو اسے ہر چیز سے ڈر لگتا ہے۔ لیکن جنگ کے یہ منظا ہرے کہیں محبت کی پُرامن لطافتوں پر غالب نہ آجائیں۔ کیا عجب کہ تم ابھی سے یہ سوچ رہے ہو کہ جدائی کی دردناک گھڑی آکر ہی رہے گی۔ اور اس کے لئے تم دلائل کے ذریعہ اپنے دل کو قلعہ بند کر رہے ہو۔ ہائے، ہماری توپیں تمہارے دل پر یہ اثر کریں تو مجھے نازنینانِ فرنگ سے کہیں زیادہ یہ توپیں خطرناک نظر آتی ہیں!
تاہم میں تمہارے منصبی فرائض میں حائل ہونا نہیں چاہتی۔ تمہاری نام آوری مجھے اپنی ذات سے زیادہ عزیز ہے۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تم اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گذارنے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہو لیکن میری یہ تمنا ضرور ہے کہ بیری طرح

تم بھی ہجر کی تلخی محسوس کرو، میری طرح تم بھی ہجر میں تڑپو، اور یہ سمجھو کہ اگر جدائی ناگزیر ہے تو بہر حال اس کے صدمے اُٹھانے کے لئے تم جیتے نہیں رہو گے ...

لیکن یہ سمجھ کر جینے کو سو نہیں کہ مجھے تمہارے رنج سے خوشی ہوگی۔ تمہارے آنسو پونچھنے کو میں تیار ہوں۔ میں ہی اول ہوں گی جو تمہاری عاجزی اور ہمت کروں گی کہ فراق کے صدمے کو مردانہ وار سہہ لو، خواہ وہ میرے لئے موت کا پیغام بر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر میرے بغیر تمہاری زندگی سونی ہو جا سکتی ہے تو مجھے اپنی زندگی سے عار آتا ہے۔ پھر آخر میری آرزو کیا ہے؟ یہ میں خود بھی نہیں جانتی! میں تمہیں اپنی جان سے زیادہ چاہتی ہوں، پرستش کی حد تک چاہنا چاہتی ہوں! چاہتی ہوں کہ ممکن ہو تو تم بھی مجھے اسی طرح چاہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان تمام باتوں کی تمنا کرنا اپنے لئے دنیا کی سب سے خوش قسمت عورت بننے کی تمنا کرنا ہے۔

میری اس خام خیالی سے اکتا نہ جاؤ۔ یہ تمہاری محبت کا صدقہ ہے کہ میں باولی سی ہوگئی ہوں۔ اگر جنون تمہاری محبت کا دوسرا نام ہے تو میں اس فرزانگی سے باز آئی جس سے تمہاری محبت میں ذرا سی بھی کمی آئے۔ تمہاری سمجھ بوجھ بھی خوب ہے اور تم نے کبھی میرے بارے میں یہی کہا تھا۔ لیکن میں اسے کبھی پسند نہ کروں گی کہ یہی سمجھ بوجھ ہماری محبت کی حقیقتوں میں حائل ہو جائے

ہماری روح اور ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر محبت ہی کا راج ہونا چاہئے۔ ہمیں بالکلیہ محبت کا غلام بن جانا چاہیئے۔ اور اگر محبت کی خوشنودی حاصل ہو جائے تو عقل و خرد کی خفگی کی مجھے کچھ پروا نہیں۔

سچ کہنا کیا تم بھی میری جدائی میں اسی طرح سوچتے رہے؟ مجھے یہ خیال کر کے خوشی ہوتی ہے کہ اس دوران میں تم اپنے پورے ہوش و حواس میں نہ ہو گے لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ آئندہ جب کبھی بھی جنگ کا ذکر ہو جو تمہیں مجھ سے بہت دور کر دے تو اس وقت بھی تم پر ایسے ہی خیالات مسلط ہو جائیں؟ — نہیں۔ میں مانتی ہوں، تم اتنے بے وفا نہیں ہو۔ تم اپنے آپ کو سچا سپاہی نہ مانو گے اگر کبھی آرمی نہ چھوڑو۔ جب تم واپس آؤ گے تو لوگوں سے یہ سن کر مجھے خوشی ہو گی کہ تم کچھ کھوئے کھوئے سے رہنے لگے ہو اور اس سفر میں تمہاری یہی حالت رہی ہے۔ اب رہی میری حالت تو مجھ پر بھی لوگ ایسا ہی الزام لگائیں گے۔ میرے ارد گرد جو لوگ ہیں وہ میری بہکی بہکی باتیں سن کر حیران ہو جاتے ہیں۔ اور اگر میرے اضطراب کو بھائی کی بیماری پر محمول نہ کیا جاتا تو میرے لوگ یقیناً مجھے پاگل سمجھتے۔ سچ پوچھو تو میرے پاگل بن جانے میں کس چیز کی کمی رہ گئی ہے! میرے دل کی پراگندہ حالی کا اندازہ تم اس خط سے لگا سکتے ہو لیکن

مجھے یقین ہے کہ تم اس سے ہرگز ناخوش نہیں ہوگے۔ تمھاری اس
تین دن کی مفارقت میں میرا چہرہ اتر گیا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ
یہ پژمردگی تمھاری نظر میں حسن و شباب کی تازگی سے کہیں زیادہ
محبوب ہوگی۔ اور مجھے خود اپنے آپ سے نفرت ہوتی اگر تمھاری
تین دن کی مفارقت نے میرا چہرہ نہ بگاڑ دیا ہوتا۔

اور اچھا خیال تو کرو اگر مجھے تم سے چھ مہینے جدا رہنا پڑا تو؟
میں بتاؤں؟ مجھ پر ذرا بھی اثر اس مفارقت کا نہ ہوگا، کیونکہ
تم سے جدا ہو کر میں زندہ ہی نہیں رہوں گی۔

سنو! سنو! گلی میں کچھ شور سنائی دیتا ہے۔ اور میرا دل
کہتا ہے کہ یہ تمھاری آمد کا شور و غل ہے۔ ہائے اللہ، کیا کروں!
اگر یہ تمھاری آمد کی دھوم دھام ہے اور میں تمھیں آتا ہوا
نہ دیکھ سکوں تو بے صبری اور ناکامی کے صدمے سے مر جاؤں گی
اور اگر میری توقع کے خلاف کوئی اور آرہا ہے تو فرط یاس و
حرمان سے پاگل ہو جاؤں گی!

چوتھا خط

تو کیا تم ہمیشہ بے مہری اور تغافل سے کام لیتے رہو گے؟

کیا کسی میں اتنی قدرت نہیں کہ تمھاری بے حسی کو متاثر کر سکے؟
تمھارے تغافل آمیز جمود، تمھاری بے حسی اور تمھاری بے پروائی پر
کیا چیز ہے جو اپنا اثر کر سکتی ہے؟ کیا اس کے لئے میں سچ مچ تمھارے
کسی رقیب کی آغوش میں چلی جاؤں لیکن میری محبت اس بات کو
کیسے قبول کر سکتی ہے۔ میں اپنی بے تابی میں تمھارے تغافل کو
دور کرنے کے لئے اس آخری فعل کے سوا ہر چیز کو آزمانے اور
ہر فعل کے کرگذرنے پر آمادہ و تیار ہوں۔

کل رات کی دعوت میں میں نے "ڈیوک آف ڈالمسیا" کے
ہاتھ کا سہارا لینا قبول کیا۔ کھانے کی میز پر قصداً اس کے قریب
بیٹھی۔ چند مہمل باتیں سرگوشی کے انداز میں جن کو تم نے ضرور
راز و نیاز سمجھا ہوگا لیکن اس کے باوجود تم پر کچھ اثر نہ ہوا۔
ناقدر شناس! کیا تم اتنے بے حس ہو گئے ہو کہ اس کے لئے جو
تمھیں دل و جان سے چاہتی ہے، تمھارے دل میں ذرا بھی
محبت نہیں؟ کیا میری ساری نیازمندی، تمام محبت پاشیاں،
اور تمام صداقت آفرینیاں تمھارے دل میں ایک لمحے
کے لئے بھی جلن پیدا نہ کر سکیں؟ وہ جو مجھے امن اور شہرت
بلکہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے میری اتنی قدر کرتا ہے کہ
مجھے کھو کر اسے ذرا بھی دکھ نہیں ہوتا؟ ہائے رے میں، کہ تم سے
دست کش ہونے کے خیال ہی سے لرزی جاتی ہوں! تم نے کسی

اور عورت پر نظر ڈالی اور میرے دل میں وسوسوں اور اندیشوں کا ایک طوفان اُٹھا! معمولی معمولی باتوں میں تمھاری بے رُخی اور کج ادائی نے مجھے دنوں اداس اور محزون رکھا ہے۔ اس کے باوجود پوری ایک شام غیر مرد سے مجھے مصروفِ راز و نیاز دیکھ کر بھی تمھارے دل میں رشک وحسد اور رقابت کی آگ نہ بھڑکی! ہاں، تمھیں مجھ سے کبھی محبت نہیں تھی، کیونکہ عشق کے کیف و کم سے میں اتنی اچھی طرح واقف ہوں کہ ہر اس جذبے کے متعلق جو میرے جذبات سے مختلف ہو، کہہ سکتی ہوں کہ اس جذبے کو جذباتِ محبت سے دُور کا بھی لگاؤ نہیں ہے۔

تمھاری اس بے مہری کی تمھیں سزا دینے کے لئے میں کیا کچھ نہیں کر سکتی؟ بعض اوقات تو تمھاری ستم رانیوں سے جی اتنا اُکتا جاتا ہے کہ کسی اور سے جی لگانے کی ہوس ہوتی ہے۔ لیکن یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ اتنا جی دکھانے اور اتنا ستانے کے باوجود تمھارے سوا ساری دُنیا میں کوئی ایسا نظر نہیں آتا جس سے جی لگایا جا سکے۔ یہ کل ہی کی بات ہے نا کہ تمھاری سرد مہری نے میری نظروں میں تمھاری ہزاروں خوبیوں کو کم کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود تم میں لاکھوں خوبیاں ایسی دکھائی دیتی تھیں جو بس تمھارا ہی حصہ ہیں۔ اور تو اور تمھاری بے نیازی میں بھی کچھ ایسی شان اور کچھ ایسی تمکنت تھی کہ اس سے تمھارے کردار کی

عظمت ٹپکی پڑتی تھی۔ ڈیوک سے سرگوشیاں کرتے ہوئے میں
تمہارا ہی ذکر کر رہی تھی۔ ہائے! مجھ میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ
تمہیں تڑپا سکوں! میں بہانے تلاش کرتی ہی رہی کہ کسی نہ کسی طرح
کھلے طور پر تمہیں رنجیدہ کر سکوں لیکن یہ میرے بس کی بات تھی کہاں؟
میرا غصہ تو میری غیر معمولی محبت کا پیدا کردہ ہے، اور دوسری طرف
تمہاری بے مہری، اور بے دلی دیکھ کر میں آپے سے باہر ہو
جاتی ہوں۔ میں جانتی ہوں اور مانتی ہوں کہ مجھے ان سب باتوں کو
نظر انداز کر دینا چاہیئے لیکن کیا میں تمہیں پرستش کی حد تک نہیں
چاہتی؟ یہ صحیح ہے کہ میرا بھائی ہماری حرکتوں کو غور سے دیکھ
رہا تھا، اور تم نے مجھے مخاطب کرنے کی ذرا بھی کوشش کی ہوتی
تو میری بربادی یقینی تھی، لیکن کیا تم رقابت کی جلن کے اظہار کا کام
زبان کی بجائے آنکھوں سے نہ لے سکتے تھے؟ میں تمہاری
نظروں کو پہچانتی ہوں۔ تمہاری نظروں سے میں آسانی کے ساتھ
وہ پیغام پڑھ لے سکتی جسے دوسرے کبھی نہ پڑھ سکتے لیکن واحسرتا کہ
میں وہ پیغام نہ پڑھ سکی جس کی مجھے تمنا تھی۔ مجھے اعتراف ہے کہ
تمہاری آنکھوں سے محبت ٹپک رہی تھی۔ مگر کیا وہ اظہار محبت کا
وقت تھا؟ تمہاری آنکھوں سے غیظ و غضب کی آگ برسنی
چاہیئے تھی آگ! تم کو میری ہر بات کی تردید کرنی چاہیئے تھی۔
میرے سامنے مجھے جلانے کے لئے کسی اور عورت سے لطف و محبت کی

باتیں کرنا چاہیئے تھیں۔ مختصر یہ کہ تمھیں رشک ہونا چاہیئے تھا، رقابت ہونی چاہیئے تھی کیونکہ اس کا تمھیں ہر طرح حق حاصل تھا۔
لیکن اس کی بجائے تم نے کیا کیا؟ سچی محبت کے ان آثار و علامات کے اظہار کی جگہ تم نے میری تعریف میں قصیدے پڑھنے شروع کر دئیے۔ تم نے اس ہاتھ کو جو تھوڑی دیر پہلے میں نے ڈیوک کے ہاتھ میں دیا تھا، کچھ اس طرح اپنے ہاتھ میں لیا جیسے اس نے تمھیں کچھ دکھ دیا ہی نہیں۔ میں تو سمجھتی تھی کہ تم مجھے دربار کی سب سے زیادہ با اثر شخصیت کی منظور نظر بننے پر مبارکباد دو گے۔ مورکھ! کہیں رسم الفت کو یوں نبایا جاتا ہے؟ کیا ایسے ہی محبوب تم میرے تھے؟ کاش، تم سے محبت کرنے سے پہلے ہی مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم اتنے بے مہر ہو! مگر کیا ہوتا، جو کچھ اب میں تمھارے بارے میں جانتی ہوں یا اس سے بھی زیادہ جانتی ہوتی تب بھی تم کو چاہنے اور تم پر مرمٹنے سے باز نہ آتی۔ یہ ایک روحانی کشش تھی، جس پر میرا کچھ اختیار نہ تھا۔ ہاں، جب میں ان لمحاتِ کیف و سرور کا خیال کرتی ہوں جو اس جذبے کی بدولت مجھے نصیب ہو سکے ہیں تو میں دل سے سب کچھ بھلا دیتی ہوں۔
تمھاری محبت میں اتنے صدمے اٹھا کر بھی شکوہ و شکایت کے مواقع پر میری محبت کا یہ حال ہے۔ کیا حال ہوتا میرا اگر تمھاری محبت نے مجھے مطمئن رکھا ہوتا! لیکن تم ان دونوں کے فرق سے

بخوبی واقف ہو۔ تم نے مجھے مطمئن دیکھا ہے، تم نے مجھے برہم بھی دیکھا ہے۔ میں نے تم سے شکوے کئے ہیں، شکایتیں کی ہیں، پھر بھی تم نے خواہ غم و غصہ ہو، خواہ انبساط و مسرت، ہر حال میں مجھے ایک دل سے چاہنے والی ہی کے روپ میں دیکھا ہے۔

کیا ایسا رفیع و جلیل جذبہ تم میں کوئی ارتعاش پیدا نہیں کرے گا؟ میرے من موہن، موہن، موہن! محبت کرو محبت، اتنی ہی شدید، اتنی ہی گہری جتنی کہ تجھ سے کی جاتی ہے۔ انتہائی شادمانی بس پریم ہی میں تلاش کی جا سکتی ہے۔ بے پایاں مسرت کا چشمہ بے پایاں جذبۂ محبت کے قدموں ہی میں سے پھوٹتا ہے۔ تقاضا ان کے ساتھ سب سے بڑی دشمنی کرتا ہے جو اس کو اپنے سینے سے لگائے پھرتے ہیں۔ کاش! تم بھی کبھی اس لذتِ حقیقی سے شادکام ہوئے ہوتے جو کسی کو محبت کا ہدیہ پیش کر کے حاصل ہوتی ہے تو تمہیں ایسوں پر کتنا رشک ہوتا۔ تمہارے دل پر قبضہ پانے کے لئے تمہارے جیسا سرد ساکن جمود ضروری ہوتا تب بھی میں اس کو اپنے لئے کبھی قبول نہ کرتی۔ میں اپنے اضطراب کو، اپنی تڑپ اور اپنے کرب کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ سمجھتی ہوں۔ میں یہ گوارا کر سکتی ہوں کہ تم سے ملنے کی نعمت سے محروم کر دی جاؤں، لیکن یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ تمہاری محبت نے مجھے جذبات کے

جن لطیف طوفانوں سے اشنا کر دیا ہے ان سے محروم کر دی جاؤں۔

پانچواں خط

کیا واقعی تم میری وفا کا امتحان لینا چاہتے ہو جو ایسے عتاب کے انداز میں مجھے لکھتے ہو؟ یا جو کچھ تم نے مجھ سے کہا ہے اس کا تمہارے دل میں خیال آنا بھی ممکن ہے؟ مجھے کسی اور سے محبت ہو سکتی ہے —— خداوندا مجھے صبر دے —— تمہاری اس رائے نے میرے دل میں کیسا گہرا گھاؤ ڈالا ہے۔ وہ جو تم پر اس طرح فدا ہو گئی جو شائد ہی کوئی فانی وجود دوسرے وجود پر فدا ہوا ہوگا، اس کے بارے میں تم یہ کہتے ہو؟ ایسی بے وفائی کا خیال بھی دل میں لانا، مجھ پر صریح تہمت ہے۔ اور یہ مشورہ کہ اب پھر کبھی تم سے نہ ملوں میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مجھے رشک تھا، حسد تھا، کیونکہ کوئی سچی محبت رشک و حسد سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر دل آزار میں کبھی نہ تھی۔

اور اپنے انتہائی غم و غصہ میں بھی مجھے یہ بات یاد رہی ہے کہ میرے سارے اندیشوں اور وسوسوں کا حاصل تم تھے۔

افسوس! تمھاری محبت میں کیسی کیسی خامیاں مجھے نظر آتی ہیں۔ قسامِ ازل نے محبت سے کتنا کم حصہ تمھیں دیا ہے! کتنی آسانی سے تم اپنے دل سے کسی کی محبت کو دُور کر دے سکتے ہو! افسوس! وہ دل جو میں نے اپنے دل کا سارا سرمایہ دے کر خریدا ہے، وہ دل جس کے لئے میں اتنا تڑپتی اور اتنا ترستی رہی ہوں، وہ دل جس کے ساتھ میں اتنی وفادار رہی ہوں، وہ دل جس کے بارے میں تم نے یقین دلایا تھا کہ وہ صرف میرا ہے، مجھے یوں دکھیا بنا سکتا ہے؟ اس دل نے پہلے تو زخم پر زخم لگائے، اور اب اپنی آتش فشانی سے چرکے پر چرکے دئے جا رہا ہے! جاؤ بھی، تم بڑے ناسپاس، بڑے ناقدر، اور بڑے بے وفا ہو! میں تمھیں تمھاری بدگمانیوں کے حوالے کرتی ہوں، تاکہ تمھیں اپنی بدگمانیوں کی کچھ تو سزا ملے۔ میں وفادار ہوں، بس یہی خیال تمھاری ہر بدگمانی کو دُور کرنے کے لئے کافی تھا، چہ جائیکہ تم نے ایسی بدگمانی کو اپنے دل میں جگہ دی ہے جس نے مجھے تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ تمھاری ساری بدگمانیوں کو دُور کر دینا میرے لئے بہت آسان ہے، اور میری محبت اور وفاداری کے آگے تمھارے ہذیان اور باطل کو کچھ بھی ثبات حاصل نہیں۔۔۔ لیکن اگر میں تمھاری غلطی ثابت کردوں اور

تمھیں یہ خیال ہو کہ ڈر کر بات بنائی ہے، تو؟ بہتر ہے جتنی بدگمانیاں تمھارے دل میں میری طرف سے آسکتی ہیں، ان سب کو پروان چڑھاتے رہو، اور مجھے دنیا کی سب سے زیادہ بے وفا عورت سمجھتے رہو!

اور تو اور میں نے اس شخص کو دیکھا تک نہیں ہے جس نے تمھارے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑکائی ہے، وہ شخص جس کے بارے میں تمھیں یقین دلایا گیا ہے کہ وہ میرا ہے، ہرگز میرا نہیں ہو سکتا۔ اور بغیر کسی خوف کے میں ہر وہ ثبوت جو تمھیں مطمئن کر سکے فراہم کر سکتی ہوں۔ لیکن میں یہ سب کیوں کروں؟ کیا بے گناہوں کو اپنی بے گناہی ثابت کرنی پڑے گی؟ جب تم مجھے اتنی ذلیل اور پست سمجھتے ہو تو پھر ان باتوں سے کیا حاصل؟ تم کہتے ہو اب تم مجھ سے پھر کبھی نہیں ملو گے۔ اور لزبن سے صرف اس لئے رخصت ہو رہے ہو کہ کہیں مجھ سے مڈ بھیڑ نہ ہو جائے۔ کہتے ہو اپنے عزیز سے عزیز دوست کو تم گولی سے اڑا دو گے اگر وہ کبھی بیچ میں پڑ کر مجھ سے تمھیں ملانے کی کوشش کرے۔ بے درد انسان! میں نے تیرا ایسا کیا بگاڑا ہے کہ مجھ سے ملنا تجھے اتنا ناگوار ہو گیا ہے؟ میری ملاقات نے تمھیں کیف و سرور ہی بخشا ہے نا؟ میری آنکھوں میں محبت اور اس کے بے تابانہ اظہار کے سوا تم نے اور کیا پڑھا ہے؟ یہی ہیں وہ اسباب

جن کی بنا پر تم لزآبن سے رخصت ہو رہے ہو کہ کہیں مجھ سے دو چار نہ ہو جاؤ ؟ ؟ اگر لزآبن سے چلے جانے کی صرف یہی وجہ ہے تو خدارا نہ جاؤ ۔ میں خود تم سے دُور دُور رہنے کا عذاب برداشت کروں گی، تمہاری جگہ خود مجھے اپنا منہ کہیں کالا کرنا چاہیئے ۔ مجھے دیکھ کر تمہیں محبت کرکے اپنا پچھتاوا یاد آتا ہے، اور تمہیں دیکھ کر مجھے زندگی کی ساری مسرتیں اور ساری رفعتیں یاد آتی ہیں !

میں مانتی ہوں تمہاری محبت میرے لئے مسرتوں کا ایک سرچشمہ ہے ۔ ہاں، جب کبھی میں تمہیں کسی مجمع میں دیکھ پانے کا تصور میرے ذہن میں سماتا ہے تو ولولوں اور ارمانوں کا ایک بے پناہ سیلاب امنڈ آتا ہے، تمہاری آنکھوں سے آنکھیں چار کرنے کے خیال سے کیسی بے پایاں مسرت مجھے ہوش سے بے ہوش کر دیتی ہے ! اگر ایک لمحہ کے لئے بھی تم سے کچھ کہنے سننے کا موقع مل جائے تو میری روح کو کیسی ناقابلِ بیان تسکین ہوتی ہے ! مجھے معلوم نہیں تم سے ملنے سے پہلے میں جیتی کیسے تھی، اور اب یہ بھی نہیں جانتی کہ تم سے ملے بغیر کیسے جیوں گی ! لیکن یہ جو کچھ میں محسوس کرتی ہوں کیا تم نے بھی یہی محسوس کیا ہے ؟ کاش محسوس کیا ہوتا ! تم مجھ سے ملتے، اور تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم بھی محبت کرتے ہو، لیکن تم ہی اول ہو جو رسمِ محبت کو توڑ کر اب یہ کہتے ہو کہ مجھ سے ملنا نہیں چاہتے ! ہارے، تم کو سکون نصیب ہو سکتا ہے لیکن مجھے جب تک میں

زندہ ہوں، تمھیں دیکھے بغیر چین نہیں آسکتا!

مجھے اس سے دلی مسرت ہوتی اگر میں خود تمھارے پاس آکر تمھاری ناسپاسی پر تمھیں منفعل کرتی۔ میرا انتقام پورا ہو جاتا اگر میری آنکھیں اور میری حرکات سب تم پر اپنی بے گناہی ثابت کر دیتیں۔ میری بے گناہی اتنی ثابت ہے اور تم نے مجھ پر جو الزام لگایا ہے وہ اتنا باطل ہے کہ ذرا سی دیر میں تم اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ گے، خجالت اور ندامت سے تم زبان نہ کھول سکو گے۔

دو چار بار اس خیال نے مجھے اکسایا بھی کہ تمھاری قیام گاہ پر دوڑی جاؤں، اور اب بھی میں یہ نہیں بتا سکتی کہ شام ہونے تک میں اپنے اس خیال سے باز آسکوں گی، کیونکہ غم و غصہ سے میں پاگل ہوئی جا رہی ہوں۔ لیکن، نہیں، میں ایسا نہیں کروں گی۔

اب تک مجھے یہ لذت حاصل رہی ہے کہ تمھاری خواہشات اور تمھارے احکام کی تعمیل کرتی رہی ہوں۔ اسی لئے اپنے آپ کو روکتی ہوں کہ اپنی من مانی کر گذرنے پر تم ناراض نہ ہو جاؤ۔ میں نے تمھیں ہمیشہ محتاط پایا ہے، تمھیں مجھ سے زیادہ میری عزت اور آبرو کا خیال ہے۔ بعض اوقات تو تم نے اتنی احتیاط برتی ہے کہ خود مجھے اس سے شکایت پیدا ہو چلی تھی۔ کیا کرو گے تم اگر میں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھوں جو ہماری محبت کا راز فاش کر دے، اور عزت داروں میں میری رسوائی ہو؟ تم مجھ سے نفرت کرنے لگو گے

اور اگر تم مجھ سے نفرت کرنے لگو تو اس کے خیال ہی سے میں مر جاؤں گی۔ میری مسرت کا جو کچھ سرمایہ ہے تو صرف تمھاری قدر دانی، اور تمھاری نظروں میں وقعت کا صدقہ ہے!

مجھ سے شکایت کرو، مجھے کوسو، مجھے دغا دے جاؤ، مجھ سے خفا ہو جاؤ — یہ سب کچھ تم کر سکتے ہو — لیکن خدارا مجھ سے نفرت نہ کرو۔ تمھاری محبت کے بغیر میں جی بھی جاؤں گی، لیکن تمھاری وقعت کے بغیر میں جی نہیں سکتی۔ شاید اسی لئے میں تم سے ملنے کے لئے بے تاب ہوں۔ میری یہ بے تابی محبت کی بے تابی نہیں، یہ بے تابی ہے اس شخص پر اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی جسے میں نے سو جان سے چاہا ہے، اور جس نے مجھ سے یہ سلوک روا رکھا ہے۔

تمھاری خفگی کو اس طرح حق بجانب ثابت کیا جا سکتا ہے کہ یہ از دیاد محبت کا نتیجہ ہے۔ اگر تمھیں اتنی شدید محبت نہ ہوتی تو اتنا غصہ بھی نہ آتا۔ کاش! اس صداقت پر یقین کرنے کے لئے میں اپنے آپ کو آمادہ کر سکتی! اگر یہ ہوتا تو تمھارا ہی غصہ مجھے کتنا پیارا ہوتا! نہیں — میں اپنے آپ کو اس خوشگوار مغالطہ میں مبتلا نہیں کروں گی۔ قصور سارا تمھارا ہے۔ اگر ایسا نہیں بھی ہے تو بھی میں اسی پر یقین کروں گی، کیونکہ اس خیال سے جو تکلیف تم نے مجھے پہنچائی ہے اس کی میں تمھیں سزا دے سکوں۔ آج میں

کسی ایسی جگہ نہیں جا رہی ہوں جہاں تم مجھ سے مل سکو۔ دوپہر کے بعد سے میں اپنا وقت مارشی لنس ڈی کیا شہرو کے پاس گذاروں گی۔ اور ان سے تمہاری شناسائی نہیں ہے۔

آخر میں پھر کہتی ہوں کہ میں تم سے خفا ہوں، اور شاید تمہارے نام میرا یہ آخری خط ہے۔

چھٹا خط

کیا سچ مچ یہ میں ہی ہوں جو تمھیں خط لکھ رہی ہوں؟ کیا تم وہی ہو جو اس سے پہلے تھے؟ یہ کس کا اعجاز ہے کہ تم نے مجھے اپنی محبت کے امتحان میں کامیاب پایا اور اس سے مجھے کوئی مسرت نہ ہوئی؟ تم بے تاب تھے، تمہاری آنکھوں سے وہ جذباتِ الفت نمایاں تھے جن سے آج تک میں اتنی ہم آہنگ رہی ہوں۔ ان کی صداقت پر مجھے شبہ نہیں، ان کا وہی حال تھا جن سے میں تمہاری بندۂ بے دام ہو گئی ہوں۔ میری محبت کا بھی وہی حال ہے۔ میں اب بھی تمہاری اتنی ہی وفادار ہوں جتنی کہ روزِ اول تھی۔ پھر بھی یہ کیا بات ہے کہ میں اپنے دل میں ایک طرح کی

سردی، ایک طرح کی بے بسی سی محسوس کرتی ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تم نے مغالطہ دے کر میرے حواس کو دھوکا دیا ہے، لیکن یہ دھوکا میرے دل کو مطمئن کرنے سے قاصر ہے۔

آہ! تمہارا التفات میرے لئے کتنا گراں سودا تھا! تمہارے ایک دن کے تغافل نے میری کتنی امنگوں کو مجھ سے چھین لیا ہے! نہ معلوم یہ کون بلا ہے جو میرے کانوں میں سرگوشی کرتی ہے کہ یہ ساری خوشامدیں تجھے منانے کے لئے کی جا رہی ہیں، اور یہ جذبات کا اظہار صرف ایک چال ہے، ان میں خلوص کا شائبہ بھی نہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ نازک مزاجی محبت کا ایسا عطیہ ہے جس کی قدر کرنے پر ہم اپنے آپ کو ہمیشہ مجبور نہیں کر سکتے۔ یہ صحیح ہے کہ اسی کی بدولت ہماری مسرتوں کو شادابی نصیب ہوتی ہے، لیکن یہ نازک مزاجی ہمارے غموں کو نیشتر سے بھی زیادہ تیز بنا دیتی ہے۔ اب بھی تصویریں تمہیں ویسے ہی کھویا کھویا سا دیکھتی ہوں، وہی بے خیالی جس کو دیکھ کر میں بے اختیار ٹھنڈی آہیں بھرتی آئی ہوں۔ پیارے! اس طرح اپنے آپ کو دھوکا نہ دو! تمہارا یہ ظاہری اخلاص اور پیار صرف مجھے خوش کرنے کے لئے ہے، لیکن اس سے روحانی اذیت ہوگی اگر یہ تمہارے دلی جذبات کے سچے آئینہ دار نہ ہوں۔ میں قطع تعلق کو گوارا کر لے سکوں گی، لیکن سرد مہری کو کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔

کیا اس موضوع پر میں اپنے دلی خیالات کا تم سے اظہار کر دوں؟
سچ پوچھو تو کل سے تمہارے حد سے زیادہ جوش و خروش ہی نے
میرے دل میں شبہات کو جنم دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے
تم اپنے ہوش میں نہ تھے۔ اور تمہاری اس ظاہری حالت سے
میں نے تمہارے باطن کا مطالعہ کرنا چاہا۔ خدا وندا! کیا حشر ہوتا
میرا اگر میں نے تمہیں تصنع اور بناوٹ کا مجرم پایا ہوتا۔ میں تمہاری
محبت کو اپنی تقدیر، اپنی عظمت، اور اپنی زندگی، غرض دُنیا کی
ہر چیز پر ترجیح دیتی ہوں، میں تمہاری واقعی نفرت کو برداشت
کر سکوں گی، لیکن تمہاری جھُوٹی محبت، اور تمہاری پُر تصنع
وابستگی اور تمہاری بناوٹی چاہت کے اظہار کو کبھی برداشت
نہیں کر سکتی۔ مجھے ظاہر کی پروا نہیں، میں روحانی احساسات کی
قدر کرتی ہوں۔ مجھ سے سرد مہری کا سلوک کرو، تغافل برتو،
اور اگر ممکن ہو سکے تو تلون سے کام لو، لیکن خدارا کبھی تصنع اور
بناوٹ سے کام نہ لو۔ آئینِ محبت میں تصنع سے بڑھ کر کوئی
جُرم نہیں۔ میں تمہاری بے مہری کو آسانی کے ساتھ معاف
کر دے سکتی ہوں، لیکن، اس بے مہری کو چھپانے کے لئے تصنع سے
کام لو تو میں اسے کبھی معاف نہ کر سکوں گی۔ کل دوپہر میں تم نے
مجھ سے کیسی کیسی باتیں کیں ہیں۔ اور جس نظر سے میں تمہیں دیکھتی رہی
کاش تم بھی اسی نظر سے اپنے آپ کو دیکھ سکتے! یہ ممکن ہوتا تو اپنے

عام طرزِ عمل سے مختلف آدمی نظر آتے۔ تمہارا تصنع تمہاری جہالت سے
کہیں شاندار نظر آتا تھا۔ تمہارے جذبات تمہاری آنکھوں سے
ہویدا تھے۔ اور ان میں بھی ایک طرح کی دلربائی اور دلکشی
پیدا ہو گئی تھی۔ تمہارا دل گویا چھا جا رہا تھا۔ ہائے فرطِ انبساط سے
میری کیا حالت ہوتی اگر ان میں مجھے تصنع کی جھلک نظر نہ آئی ہوتی!
یہ سچ ہے کہ میں بہت کڑا امتحان لیتی ہوں اور اس سے
کم پر راضی ہونا میرے بس کی بات نہیں۔ میں اپنی روح کی
تمام گہرائیوں کے ساتھ تمہیں چاہنے کی سعادت کے لئے
میں تمہاری ممنون ہوں لیکن تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کہ
اس سعادت کو مجھ سے چھین سکو۔ یہ بھی میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ
خواہ میں چاہوں یا نہ چاہوں، میں ہمیشہ تمہاری پرستش کرتی رہوں گی
اور خواہ تم مجھے چاہو یا نہ چاہو بہرحال تمہاری پرستش میری قسمت میں
لکھی ہے۔ یہ یقین آفرینیاں خطرناک ہیں۔ اگر ہوں تو اتنی خطرناک کیوں ہوں؟
تمہارا دل ایسا نہیں کہ خطروں سے ڈر جائے۔ رشتۂ محبت سے
میری فتح محفوظ رہے بھی تو اس کے دوام کی کیا ضمانت ہے۔ دوستی
اور رفاقت میں ملائمت اور سپاس گزاری کی بڑی قدر و قیمت ہے
لیکن محبت میں اس کی قدر و قیمت کچھ بھی نہیں۔ عقل سے مشورہ
کئے بغیر میں دل کی فرماں برداری کرنی چاہتی ہوں۔ محبوب کو ایک
نظر دیکھ کر ہی دل کی ساری کدورتیں پاک ہو جانی چاہئیں۔ روح کو

پگھل کر گداز بن جانا چاہیئے، خواہ عقل کتنی ہی زور آزمائی کیوں
نہ کرے ــــ کم از کم تمھاری محبت میں میرا یہی حال ہے۔ میں
تمھارے پاس اس لئے نہیں آتی کہ مجھے تمھارے پاس آنے کی
عادت سی ہو گئی ہے، اس لئے نہیں آتی کہ میرے فراق میں تمھارے
تڑپنے کا مجھے ڈر ہے، میں تمھارے پاس اس لئے آتی ہوں کہ
یہ ایک جذبۂ بے اختیار ہے، ایک ہوک ہے جو دل سے اٹھتی ہے،
بغیر تصنع کے، بغیر عواقب و نتائج کا خیال کئے میرا دل تو تمھیں
ایسی ایسی جگہوں پر ڈھونڈتا ہے جہاں تمھارا ملنا ناممکن ہے۔
اگر تمھارا بھی یہی حال ہوتا تو ہمارا یہی جذبۂ بے اختیار ہمارا
ہر جگہ ملنا ممکن بنا دیتا۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں آج کا دن
ایسی جگہ گذارنے پر مجبور ہوں جہاں ہیہات تم نہ مل سکو گے۔
لیکن کیوں نہ ہم اپنے آپ کو اپنے دلی جذبات کے سپرد کر دیں۔
جذبات کی رَو میں بہہ جائیں اور انھیں کو اپنا رہنما بنا لیں۔
آؤ، آج اپنی محبت کی اگلی پچھلی باتیں یاد کر کے ہجر میں وصل کی کیفیت
پیدا کریں، اور ان لمحات کو بھی خوشگوار بنا لیں جو ہم آپس میں
مل بیٹھ کر نہیں گذار سکتے!

ساتواں خط

آؤ پیارے اب اپنی قسم توڑ ڈالیں، میں تمہاری منتی کرتی ہوں۔ اپنی قسم پر اڑے رہنا اب اپنی برداشت سے باہر ہے۔ آؤ ہم تم ملیں۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو فوراً ملیں۔ تم نے مجھ پر بے وفائی کا شبہ کیا، تم نے اپنے شبہات ایسے انداز میں بیان کئے جو حد درجہ توہین آمیز تھے۔ پھر بھی میں تمہیں اپنی ذات سے زیادہ چاہتی ہوں۔ اور تم سے ملے بغیر جی نہیں سکتی۔ یہ جانتے ہوئے بھی ایک دن جدائی مقسوم میں لکھی ہے، پھر ہم عارضی طور پر جدائی کے یہ صدمے کیوں سہیں؟ آؤ، اور آکر اپنی ایک لمحہ کے لئے بے محابا نظرِ لطف و کرم سے مجھے شاد کام کر جاؤ۔

تم کہتے ہو کہ تم میرے پاس مجھ سے صرف معافی چاہنے کے لئے آنا چاہتے ہو۔ آہ! آؤ، خواہ یہ مجھے سخت سست کہنے کے لئے ہی کیوں نہ ہو، آؤ، میں تم سے منتی کرتی ہوں۔ میں تمہاری آنکھوں سے غصہ برستا دیکھ سکتی ہوں، لیکن میں خواہ مخواہ یہ اندیشے اپنے دل میں آنے دیتی ہوں۔ مجھے

یقین ہے ان آنکھوں سے لطف و محبت کی بارش ہو گی اور وہ محبت کے نور سے تاباں ہوں گی، کیونکہ آج صبح کلیسا میں ان کا یہی حال دیکھ چکی ہوں۔ تمہاری آنکھوں میں ندامت تھی، انفعال تھا۔

آؤ پیارے اب اس جھگڑے کا ذکر چھوڑ دو، اگر کبھی ذکر بھی کرو تو اس لیے کہ آئندہ ایسے جھگڑوں سے ہم محفوظ رہیں۔ ہم دونوں میں سے کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہماری محبت وقتی تھی؟ ارے، ہمارا سارا وجود ہی محبت کے لیے ہے۔ تمہیں بتاؤ اگر فطرت مجھے تمہارا پرستار نہیں بنانا چاہتی تھی تو اس نے مجھے ایسا دل کیوں دیا۔ تم ہی کہو اگر قدرت تم کو بندۂ عشق نہیں بنانا چاہتی تھی تو اس نے سوزِ محبت سے تمہارے دل کو کیوں گداز بنایا ہے۔ قدرت کی طرف سے یہ عطیے اس لیے ملے ہیں کہ میں تمہیں تمہاری خوبیوں کے برابر چاہوں، اور تم اتنی محبت کرو جتنی محبت تم سے کی جاتی ہے۔ اسی لیے قدرت نے ہمارے دل میں یہ شعلہ فروزاں کیا ہے، محبت کی یہ آگ بھڑکائی ہے۔ لیکن خدارا یہ تو بتاؤ کہ اس مصنوعی شکر رنجی میں تمہاری کیا کیفیت تھی؟ اسے مصنوعی شکر رنجی اس لیے کہتی ہوں کہ سچ مچ ہمارے دل میں کوئی رنجش نہ تھی۔ ہم میں سے کسی میں اس کی اہلیت ہی نہیں ہے۔ اور ہماری لذتیں ہر ایسی چیز سے بچ کر نکل جاتی ہیں جس سے

واقعی آپس میں رنجش پیدا ہو سکے۔ خداوندا! اس عارضی فراق میں
میری حالت کتنی زبون تھی! میری آنکھیں کیسی تکلیف اُٹھائی ہیں
جب تمھیں دیکھ کر انبساط کے اظہار سے انھیں روکا گیا ہے۔
کتنی دشمنی کرتے تھے ہم اپنے حق میں کہ ایک دوسرے سے اتنی
محبت، اور اتنی بے پایاں شیفتگی کے باوجود اپنے اعضا کو
ایک لمحہ کے لئے بھی روکے اور تھامے رہے!

میں جانتی ہوں اس دوران میں میرے پیر مجھے ایسی ایسی
جگہ لے گئے ہیں جہاں تمھارے ملنے کا امکان تھا۔ میرا دل جو
تمھیں آتا دیکھ کر خوش ہونے کا عادی ہو گیا تھا حسب معمول آنکھوں کے
ذریعہ اپنی مسرت کو ظاہر کرنا چاہتا تھا لیکن جب میرے ارادے سے
مغلوب ہو کر آنکھیں دل کا پیغام پہنچانے سے انکار کرتی تھیں تو
دل ایسی چٹکی لیتا تھا کہ میں تڑپ کر رہ جاتی تھی! اس کی اذیت کا
اندازہ کچھ وہی کر سکتے ہیں جن پر خود ایسی کیفیت بیتی ہوگی۔

میں جانتی ہوں کہ اس شکر رنجی کے دوران میں اکثر جگہ ہم
کوشش کر کے ایک دوسرے کے قریب پہنچے ہیں لیکن بعض دفعہ تو
ایسی جگہ ملاقات ہوئی ہے جہاں بخت و اتفاق ہی تمھیں لاتا۔
اگر تم مجھے اپنی ایسی چھوٹی خود نمائیوں کے اظہار کی اجازت دیتے تو
کہتی ہوں کہ تمھاری نظروں میں مجھے اتنی بے پایاں محبت کبھی نظر
نہیں آئی ہے جتنی کہ اسے چھپانے کی کوشش میں تمھاری محبت

جھلکی پڑتی تھی۔ کیسے مورکھ ہیں ہم کہ اپنے دُکھ سہتے ہیں؟ کیوں ہم اپنی روحوں کو ایک دوسرے کے سامنے بے نقاب نہیں کر دیتے؟ میں تمہاری محبت سے واقف ہوں، اور دوسرے جذبات سے محبت کے جذبات میں فرق بھی کرتی ہوں، لیکن میں تمہارے غصہ اور تمہارے غرور سے واقف نہیں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے، اس لئے تم میں رشک و حسد کا جذبہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے اس کی خبر نہیں تھی کہ یہ جذبہ کیا عملی صورت اختیار کرے گا۔ اس بارے میں زیادہ گومگو کی حالت میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ میں تمہاری اس زیادتی کے لئے تمہاری ممنون ہوں، کیونکہ اس سے مجھ پر یہ اہم حقیقت واضح ہوگئی کہ تم بھی رشک کر سکتے ہو، حسد کر سکتے ہو۔ میری خواہش تھی کہ تم بھی رشک و حسد کی آگ میں جلتے، میں نے تمہیں اس آگ میں جلتے دیکھ لیا ہے۔ اب اپنے رشک و حسد سے باز آؤ جیسے میں اپنی عجوبہ پرستی سے باز آئی جب محبت کے دریا میں طوفان آرہا ہو، جب اس کی سر بہ فلک لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہوں، ایسے میں بند اور پشتے باندھنے کی فکر کہاں کی دانائی ہے؟

آؤ پیارے آؤ جتنا جلد آسکتے ہو آؤ، اور آکر اس حقیقت پر اپنی محبت کی مہر ثبت کردو میں ایسے طولانی خط پر

اپنا وقت ضائع کرنے تیار نہ ہوتی اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ اس وقت تم سے ملنا ناممکن ہے۔ تم سے اس طرح بے زبان گویائی میں مجھے اتنا مزا آتا ہے تو خیال کرو سچ مچ تم سے باتیں کرکے سرور و بہجت سے میری کیا حالت ہوگی! یہ یک طرفہ لذت ہے جس سے صرف لطف اندوز ہو رہی ہوں، کیسی لذت ہوگی وہ جب تم بھی اس کے حصہ دار بن جاؤگے!

بہرحال میں اس لذت سے اس وقت تک دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں تا آں کہ قدرت مجھے دوسری لذت سے بہرور نہ کرے۔ اس لذت سے بہرور کرنا تمھارے اختیار میں ہے۔ اس وقت جب کہ گھر کے سارے لوگ بڑے خواب شیریں کے مزے لوٹ رہے ہیں میں ایسی لذت شیریں کے مزے لوٹ رہی ہوں جو میٹھی سے میٹھی نیند بھی مجھے نہیں دے سکتی۔ میں تمھیں خط لکھ رہی ہوں۔ میرا دل تم سے ہم کلام ہے۔ سوال آہستہ آہستہ، جواب آہستہ آہستہ اپنی بے تابیاں تمھیں سنا رہا ہے، تمھاری حسرت آشنائیاں تم سے سن رہا ہے۔ ہائے سچی محبت کیسی تابناک مسرتوں سے ہمیں سرفراز کرتی ہے! پیارے، پو پھٹ رہی ہے میں تمھیں صبح کا سلام کرتی ہوں، آج کتنی جلدی صبح ہوگئی ہوتی اگر اس نے میری بے تابیوں سے مشورہ کرلیا ہوتا! لیکن صبح نے بھی کبھی ایسی محبت

کہاں کی ہو گی جیسی محبت تم کرتے ہیں۔ میں اس کی سست رفتاری کو معاف کرتی ہوں، اور اسی مجبوری سے اس احساس سے بچنے کے لئے چند گھنٹے سو رہنے کی کوشش کرتی ہوں۔

آٹھواں خط

پیارے خیال تو کرو تم کتنے ناعاقبت اندیش اور مغرور کھتے! بے نصیب انسان تو نے مجھے اور اپنے آپ کو جھوٹی امیدوں میں بہلائے رکھا۔ وہ مقدس جذبہ جس نے تمہیں اتنی سعادتیں بخشی ہیں، وہی جذبہ آج تمہیں مفارقت پر آمادہ کر رہا ہے۔ وہی مفارقت جس کے صدمے کی ہولناکی کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں، میری نظروں سے ان پیاری آنکھوں کو ہمیشہ کے لئے دور کر دے گی جن میں میں نے محبت کے طوفانوں کا نظارہ کیا ہے، اور جو دنیا کی تمام موجودات میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں!

اور جانتے ہو میری آنکھوں کا کیا حال ہے۔ جب یہ معلوم ہوا ہے کہ تم جدائی پیر راضی ہو، آنکھوں کا نور زائل ہو گیا، کچھ

سجھائی نہیں دیتا، کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ بس آنسوں کی
جھڑی ہے کہ لگی ہوئی ہے، یہی ان کا مصرف اور یہی ان کا کام
رہ گیا ہے۔ ہائے، تم تو یہ جدائی برداشت کر سکو گے، لیکن
میں بہت جلد اس کے صدمے سے گوشۂ قبر میں پہنچ جاؤں گی۔
یہ سچ ہے کہ میں خود ہی اس ہلاکت آفرینی کی طرف
بڑھتی گئی ہوں جو تمھاری محبت کا لازمی نتیجہ تھا۔ جس لمحہ
میں نے تمھیں دیکھا ہے بس اسی وقت سے میری زندگی تمھارے
قبضہ میں جا چکی ہے۔ اس طرح اپنی جان تم پر صدقے کر کے
مجھے ایک گونا مسرت ہوتی ہے۔
ہر روز میں تمھارے لئے ہزاروں آہیں بھرتی ہوں۔
میری یہ آہیں تمھیں ہر جگہ تلاش کرتی ہیں۔ لیکن ان سے مجھے
کیا حاصل ہوتا ہے۔ یہ مجھے اپنی بدنصیبی کا اور زیادہ یقین
دلاتی ہیں، کسی امید، کسی تمنا، اور کسی آرزو کو پروان
چڑھنے نہیں دیتیں۔ کمال سفاکی سے بے اعتمادی اور بے ثباتی کو
دل میں راہ دیتی ہیں۔ ہر لمحہ مجھ سے سرگوشیاں کرتی ہیں اور
کہتی ہیں بے کل من اپنے حاصل نہ تڑپ۔ ایسے ساجن کا
انتظار نہ کر جو اب کبھی نہیں لوٹے گا۔ وہ تجھے چھوڑ کر سمندر پار
چلا گیا۔ وہ فرانس میں عیش و عشرت کی داد دے رہا ہے۔
وہ تیری نیازمندیوں سے بے نیاز ہے، اور ان کے لئے

بیزار نہیں منت نہیں۔ لیکن نہیں ـــــــــ میں
تمہارے بارے میں ایسے بے جا شکوک کو اپنے دل میں
جگہ نہیں دوں گی۔ میں اس پر کبھی یقین نہیں کروں گی کہ
تم نے مجھے فراموش کر دیا ہے۔
کیا میری حالت اتنی قابل رحم نہیں ہے کہ تم سے
جُدا ہو کر ایسے بے جا شکوک و شبہات میں اپنے دل کو
جلاؤں؟ میں ان تمام یقین آفرینیوں کو کیسے بھلا دوں
جس سے تم نے اپنی محبت کو مجھ پر ثابت کیا ہے؟
تمہاری ان نیازمندیوں نے میرا دل اتنا موہ
لیا ہے کہ میں اپنے آپ کو ناسپاس سمجھوں گی اگر
اپنے قلب کی پوری گرمی کے ساتھ تمہیں نہ چاہوں۔
ہائے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ لمحات جنھوں نے
کبھی بے پایاں سرور بخشا تھا، آج اس بے پناہ
درد کا سبب بن جائیں ـــــــــ کیا ہو گیا ہے
ان کو کہ اپنی فطرت کے برعکس آج دل کو تڑپا رہے ہیں۔ ہائے
تمہارے آخری خط نے تو میرے دل کی عجیب حالت کر دی۔
اس کی سوزش اور تڑپ اتنی بڑھ گئی کہ تمہاری تلاش میں
مجھ سے جدا ہو جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ ان صدمات سے
میں اتنی نڈھال ہو گئی کہ تین گھنٹے تک بے ہوش پڑی رہی۔

کاش یہ ہوتا کہ مجھے پھر کبھی ہوش نہ آتا، اور وہ جو تمھارے بغیر کبھی
جی نہیں سکتی اس کی جان تم پر سے نثار ہو جاتی۔ لیکن اپنی مرضی
اور خواہش کے خلاف میں پھر جی اٹھی، اور پھر اس خیال سے
خوش ہوتی رہی کہ میں تمھاری محبت میں مر رہی تھی۔ اور اس
تصور سے لذت اندوز ہوتی رہی کہ تمھاری جدائی کے صدمے
اُٹھا اُٹھا کر میرا دل پھوڑا بن گیا ہے۔

بے ہوشی کے اس حملہ کے بعد میں دو دن بیمار رہی۔ لیکن
کیا میں تمھارے دیدار سے محروم ہو کر کبھی صحت مند رہ سکتی ہوں؟
میں ان تمام صدموں کو شکایت کا ایک حرف زبان پر لائے بغیر
برداشت کرنا چاہتی کیونکہ —— ہر چہ از دوست می رسد
نیکوست —— کیا میری بے پناہ محبت کا یہی صلہ ہے؟ لیکن
مجھے اس سے کیا مطلب۔ اب تو جی میں یہی ٹھانی ہے کہ جب تک
جیتی رہوں گی تمھاری پوجا کرتی رہوں گی، اور کسی کی طرف
نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں گی۔ یقین مانو، اگر تم بھی کسی اور کو
نہ چاہو تو یہی تمھارے لئے بہتر ہے۔ کیا تم میری محبت سے
کم گہری محبت پر قانع ہو سکو گے؟ یہ ممکن ہے کہ تم مجھ سے بھی
زیادہ حسین عورت سے ملو، (اگرچہ کہ تم نے مجھے یقین
دلایا ہے کہ میں کافی حسین ہوں) مگر یہ ممکن نہیں کہ مجھ جیسی
محبت تمھیں مل سکے، —— اور جب یہ نہیں تو باقی سب

چیزیں ہیچ ہیں۔
خدارا اپنے خط کو ادھر اُدھر کی فضول باتوں سے نہ بھرو۔
اور ہاں مجھ سے یہ بھی نہ کہو کہ مجھے بھول نہ جانا! میں تمھیں کبھی نہیں بھول سکتی ہوں، یہ بھی نہیں بھول سکتی کہ تم نے میرے ساتھ مجھ دن بسر کرنے کی مجھے امید دلائی ہے۔ ہائے، تم میرے ساتھ پوری زندگی کیوں نہیں بسر کرتے؟ اگر میرے لئے اس الم ناک خانقاہ سے نکلنا ممکن ہوتا تو میں تمھارے وعدہ کی تکمیل کے انتظار میں پرتگال میں پڑی نہ رہتی۔ اپنی حیثیت کا لحاظ کئے بغیر میں تمھیں ساری دنیا میں ڈھونڈتی پھرتی، تم سے محبت کرتی اور تمھارے پیچھے پیچھے چلی چلتی۔ کیا کبھی یہ ممکن ہو سکے گا، ایسی تمنا کو اپنے دل میں پالنے کی مجھ میں سکت نہیں۔ بس میرے لئے کڑھنا اور مرنا ہی مقدر ہو چکا ہے۔
مجھے اعتراف ہے کہ میرے بھائی نے تمھیں خط لکھنے کا جو موقع تمھیں بہم پہنچایا، اس سے میرے دل میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی، اور تھوڑی دیر کے لئے میں اپنا سارا دکھ درد بھول گئی۔ میں تمھاری منتیں کرتی ہوں، آخر یہ تو بتاؤ کہ اس طرح میرا دل موہ لینے سے تمھیں کیا ملا جب کہ تمھیں معلوم تھا کہ تم مجھے ایک دن چھوڑ دو گے۔ اور مجھے اتنا دکھی اور اتنا بے کل بنانے میں تم نے ایسی مستعدی کیوں دکھائی؟ تم نے مجھے

پنی خانقاہ کی تنہائیوں ہی میں کیوں گم نہ رہنے دیا؟ کیا میں نے تمہارا کچھ بگاڑا تھا؟ — معاف کرو، مجھے معاف کر دو، مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں۔ مجھے تم پر الزام دھرنے کا کوئی حق نہیں۔ میں صرف اپنی قسمت کی سفاکیوں کو کوستی ہوں۔ ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر کے اس نے دنیا کی سب سے بڑی ناانصافی کی ہے۔ لیکن یہ ہمارے دلوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی۔ محبت قسمت سے زیادہ قوی دست ہے۔ محبت نے ہمارے دلوں کو ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے۔ اگر اب بھی میرا دل تمھیں عزیز ہے تو پیارے مجھے روز خط لکھا کرو۔ مجھے یقین ہے مجھ سے اپنا حالِ دل کہنے کے لئے تم ذرا سی زحمت ضرور اٹھا لیا کرو گے۔ سب سے بڑھ یہ کہ مجھ سے جلد از جلد آن ملو۔ خدا حافظ! نہیں جانتی کہ اس کاغذ سے اپنے آپ کو کیسے جدا کروں — وہ کاغذ جو تمھارے پیارے ہاتھوں کو مس کرنے والا ہے — کاش یہ سعادت میرے حصہ میں آئی ہوتی! افسوس میں پاگل ہو گئی ہوں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے، یہ میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ خدا حافظ — اب میں آگے نہیں بڑھوں گی — خدا حافظ! پیارے مجھ سے محبت کر، اور میرے الم نصیب دل کے لئے ہمیشہ نئے صدموں کا باعث بن!

نواں خط

میرے دلی جذبات پر دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہو سکتا کہ میں لکھ لکھ کر تمھیں ان سے آگاہ کروں کتنی خوش نصیب ہوتی میں اگر تم نے خود اپنے جذبات کی گرمی سے ان کا اندازہ کیا ہوتا! لیکن مجھے تم سے ایسی امید کہاں۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتی — جتنی تلخی سے میں اسے محسوس کرتی ہوں اس سے ہزار درجہ کم تلخی ہی سے سہی — کہ اس طرح مجھ سے تغافل برت کر مجھے نہ ستاؤ۔ یہ تغافل مجھے پاگل بنا دیتا ہے۔ اور خود تمھارے شایان شان نہیں۔

جب تم نے مجھ سے جدائی کا عزم کر لیا تھا تو میں نے اپنی بدبختیوں کی تم سے شکایت کی تھی۔ کم سے کم یہ تو کرو کہ ان بدبختیوں سے مجھے بچا لو۔ اس وقت میں نے اپنی محبت کے زعم میں یہ جانا تھا کہ تم مجھ سے ایسا سلوک نہ کرو گے۔ لیکن اب میرا یہ سارا غرور خاک میں مل چکا، اور تم نے ثابت کر دیا کہ میری محبت کی کچھ بھی قدر و قیمت تمھارے دل میں نہیں۔

اس صداقت پر اب یہ گمان چھایا جا رہا ہے کہ میری

بے پایاں محبت ہی نے مجھ سے یہ سلوک روا رکھنے کی تمھیں جرأت دلائی ہے۔

یقیناً مجھے اس سے بڑا دکھ ہوگا اگر تم مجھ سے صرف اس لیئے محبت کرو کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں میں ماتم کروں گی اگر تمھاری محبت تمھارے ذاتی رجحان کا نتیجہ نہ ہو ـــ لیکن یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے ــ گذشتہ چھ مہینوں میں مجھے تمھارا ایک بھی خط نہیں ملا!

میں اپنی ان تمام مصیبتوں کو اپنی اندھی محبت کا نتیجہ سمجھتی ہوں۔ کیا مجھے اس کی پیش بینی نہ کر لینی چاہیئے تھی کہ تمھاری محبت تمھاری لذت اندوزی سے کہیں جلد ختم ہو جائے گی۔ کیا میں اس کی توقع کر سکتی ہوں کہ تم ساری عمر پرتگال میں رہو گے اور میری خاطر اپنی بلند اقبالی اور اپنے وطن کو چھوڑ دو گے؟ میرے غمزدہ دل کو کسی طرح تسکین نہیں ہوتی اور گذشتہ لمحاتِ سعادت کی یاد مجھے بے کل اور بے قرار کر دیتی ہے۔

افسوس! اب میری تمناؤں پر سے نقاب اُٹھ رہا ہے . . .
اب میں پھر کبھی تمھیں اس کمرے میں نہ دیکھ سکوں گی اس کمرے میں تمھاری محبت پاشیوں اور الفت آفرینیوں کے ساتھ تمھیں پھر کبھی نہ پا سکوں گی۔ لیکن افسوس یہ میری غلطی ہے۔ مجھے

اب یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ تمھاری ساری محبت پاشیاں میرے بے پناہ جذباتِ محبت کی آفریدہ تھیں ۔ میرے جذباتِ محبت سے تمھیں ایک گونہ لذت ملتی تھی ۔ ایسی لذت کو کیا ثبات!

مجھے چاہیئے تو یہ تھا کہ ان لمحاتِ سعادت میں بھی پاسبانِ عقل کو اپنے دل کے قریب رہنے دیتی ۔ انجام کی تلخیوں سے ڈرا ڈرا کر اپنی مسرتوں کو معتدل بناتی اور آج یہ دُکھ نہ سہتی لیکن میں نے اپنے آپ کو بالکلیہ تمھارے سپرد کر دیا ۔ انجام کے خیال سے اپنی مسرتوں کو زہر آلود نہ کیا ۔ اور پوری طرح تمھارے جذبات سے ہم آہنگ ہو گئی ۔ تمھارے حضور میں میری مسرت کبھی اس خیال کو اپنے پاس پھٹکنے بھی نہ دیتی تھی کہ ایک دن تم مجھ سے چھین لئے جاؤ گے!

مجھے یاد پڑتا ہے کہ تم نے کبھی کبھی اپنی جدائی کا ذکر ضرور کیا تھا لیکن یہ تنبیہیں جلد ہی بھلا دی گئیں ۔ یہ جانتے بوجھتے میں نے ہر چیز تم پر قربان کر دی اور قربان کر کے اس پر نازاں رہی ۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ میری تمام مصیبتوں کا واحد علاج کیا ہے ۔ میں ان تمام مصیبتوں سے یک لخت چھٹکارا پا سکتی ہوں اگر تمھیں چاہنا چھوڑ دوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ کیسا علاج ہے؟ میں اس سے زیادہ مصیبتیں برداشت کر سکتی ہوں

لیکن تمھیں فراموش کرنے کی سکت مجھ میں نہیں ہے۔ یہ میری طاقت سے باہر ہے کہ تم کو فراموش کر دوں۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دل کو ملامت نہیں کر سکتی کہ اس نے تمھاری محبت کے راستے سے ایک قدم بھی پیچھے ہٹایا ہو۔ مجھ سے زیادہ تم قابلِ رحم ہو۔ تمھاری طرح حسیناں فرانس کی صحبت میں گریز پا مسرتوں سے لطف اندوز ہونے سے میری طرح گھلنا، تڑپنا اور مرنا کہیں زیادہ بہتر ہے!

مجھے تمھارے تغافل کا گلہ نہیں۔ شاید تم میرا صبر آزماتے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اتنی جلدی تم مجھے فراموش نہیں کر سکتے۔ مجھے اس کی خوشی ہے کہ مجھے تم پر اتنا تصرف حاصل رہے کہ میرے بغیر تمھاری ساری مسرتیں ادھوری ہوں۔

حال ہی میں میرے ذمہ یہ کام کیا گیا ہے کہ خانقاہ کے ملاقاتی کمرے میں مہمانوں سے ملاقات کروں۔ میں جب کسی سے بات کرتی ہوں وہ مجھے پگلی سمجھتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے سوالات کا میں کیا جواب دیا کرتی ہوں۔ یقیناً اور راہبہ عورتیں بھی میری طرح مجنون ہوں گی اگر وہ میری حالت میں کسی طرح کی تبدیلی کی اُمید رکھتی ہوں۔ ہائے، مجھے تو عمانول اور فرانسسکو پر رشک آتا ہے۔ ہائے ان کی طرح میں کیوں ہمیشہ تمھارے ساتھ نہیں ہوں! میں تمھارے ساتھ چلنے پر راضی تھی،

آمادہ تھی، اور یقیناً میں ان سے کہیں زیادہ جوش وخروش کے ساتھ تمہاری خدمت بجالاسکتی تھی۔

تمہارے دیدار کے سوا میرے دل میں اس دُنیا کی اور کوئی تمنا نہیں ــــ کم از کم مجھے یاد تو کرلیا کرو۔ اب تو میں تمہاری یاد پر قانع ہوگئی ہوں لیکن نہیں بتاسکتی کہ اس پر کب تک قانع رہ سکوں گی جس زمانے میں مجھے تمہارا دیدار روز نصیب ہوتا تھا میں نے اس وقت بھی اپنی تمناؤں کو اس حد تک محدود نہیں رکھا تھا کہ بس مجھے یاد رکھو۔ لیکن تم نے مجھے یہ محسوس کرادیا ہے کہ مجھے تمہاری ہر خواہش کے آگے سرِ تسلیم خم کردینا چاہیئے۔ اس پر بھی تمہاری پرستش کرکے میں پچھتاتی نہیں۔ مجھے خوشی ہے اس کی کہ تم نے میری روح پر فتح پائی ہے۔ تمہاری سفاک اور شاید دائمی جدائی بھی کسی طرح میرے شعلۂ محبت کو ٹھنڈا نہیں کرسکتی۔ میں اسے راز بناکر چھپانا بھی نہیں چاہتی، بلکہ چاہتی ہوں کہ اس سے ساری دُنیا واقف ہوجائے۔ میں نے اپنا سب کچھ تم پر نثار کردیا ہے اور سب کچھ تم پر نچھاور کرکے مجھے بے پناہ مسرت ہوتی ہے خوشی ہوتی ہے۔ میں نے ایک بار تم سے محبت کی ہے۔ اب میری عصمت، میری عزت اور میرا ایمان یہی ہے کہ تمام عمر تمہاری محبت میں ثابت قدم رہوں؛

میں یہ سب باتیں تمھیں اس لئے سُنا نہیں رہی ہوں کہ اس طرح تمھیں خط لکھنے پر آمادہ کروں۔ آہ! خدارا یہ خیال اپنے دل میں نہ لاؤ۔ مجھے تمھاری ایسی کوئی چیز درکار نہیں جو راست تمھارے دل کی گہرائیوں سے نہ نکلی ہو۔ مجھے تمھاری محبت کی ہر اس نشانی کے قبول کرنے سے انکار ہے جس کے دینے میں تمھیں ذرا سا بھی تامل ہو۔ تمھیں معاف کر کے بھی میں ایک نئی لذت اور ایک نئی مسرت سے سرفراز ہوتی ہوں کیونکہ شاید مجھے خط لکھنے کی زحمت گوارا نہ کرنے میں بھی تمھیں خوشی محسوس ہوتی ہو۔ شاید اسی لئے کہ تمھاری تمام غلطیوں کو معاف کر دینا صرف میری قسمت میں لکھا ہے۔

آج صبح میں ایک فرانسیسی افسر آیا تھا۔ اس نے اتنی مہربانی کی کہ تین گھنٹے تک تمھارا ہی ذکر کرتا رہا۔ اس نے مجھے بتایا کہ فرانس کے ساتھ صلح ہو گئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا تم یہاں واپس نہیں آؤ گے اور آکر اپنے ساتھ مجھے نہیں لے جاؤ گے؟ لیکن میں اس کی مستحق کب ہوں۔ تم جو مناسب سمجھو وہی کرو میری محبت اب تمھارے طرزِ عمل کی رہینِ منت نہیں رہی۔

تمھارے جانے کے بعد سے آج تک ایک لمحہ کے لئے بھی میری صحت ٹھیک نہیں رہی۔ ہزاروں بار تمھارے نام کا مالا جپنے کے سوا مجھے کسی کام سے اُنس نہیں۔ بعض راہبہ عورتیں ان حالات سے واقف ہیں اور یہ جانتی ہیں کہ تمھاری بدولت میری یہ درگت

بن گئی ہے۔ وہ بار بار میرے سامنے تمھارا ہی ذکر کرتی ہیں۔
جتنی بار ممکن ہو سکے میں اپنے کمرے سے نکل کر وہاں جاتی ہوں
جہاں تم اکثر آیا کرتے تھے۔ اور اس تصویر کو ٹکٹکی باندھے
تکتی ہوں جو مجھے ہزار جان سے عزیز ہے۔ اس سے مجھے
ایک گونہ تسکین تو ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خیال
آتا ہے کہ مجھے تمھارا دیدار پھر کبھی نصیب نہ ہوگا تو بس
کلیجے میں بھالے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ کیسے ممکن
ہو سکتا ہے کہ میں پھر کبھی تمھارے دیدار سے مشرف نہ ہو سکوں گی؟
کیا تم مجھ سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کش ہو گئے ہو؟ ہائے نامرادی
تیرا بُرا ہو، تمھاری بے نصیب کم بخت میریین اب اس سے
زیادہ برداشت نہیں کر سکتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس خط کے اختتام کے
ساتھ ساتھ ہوش و حواس بھی جواب دیے جا رہے ہیں۔ خدا حافظ
۔ ۔ ۔ ۔ خدا حافظ، پیارے، خدارا رحم، اللہ رحم، رحم! رحم!

دسواں خط

نہیں جانتی کہ میرا کیا حشر ہونے والا ہے اور تم مجھ سے
کیا سلوک کرنے والے ہو؟ میں اپنی حالت کو اس سے نہیں زیادہ

مختلف پائی ہوں جیسی کہ میں نے خیال کی تھی۔ مجھے اُمید تھی کہ تم
جس مقام سے بھی گذرو گے مجھے ضرور خط لکھو گے۔ تمہارے
نامہ ہائے شوق بڑے طویل ہوں گے۔ اپنی واپسی کی امید پر
میری ڈھارس بند ھاؤ گے۔ تمہاری واپسی پر اعتماد مجھے
تھوڑی بہت تسکین دے گا۔ اور اس دوران میں میں ایسی
حالت میں رہوں گی جو بہر حال قابلِ برداشت نہ ہوگی۔
بے پناہ درد و کرب سے واسطہ نہ پڑے گا۔ میں نے اپنا علاج
کرنے کے پودے ارادوں پر بھی غور کیا ــ کاش مجھے معلوم
ہو جاتا کہ تم نے مجھے یکسر فراموش کر دیا ہے۔ تمہارا فراق،
محبت کی چند وابستگیاں، اس نہ ختم ہونے والے انتظار اور
اضطراب میں رہی سہی صحت کی بربادی، تمہاری واپسی کی
اُمیدِ موہوم، تمہاری سرد مہری، اور تمہارا آخری وداع،
ہزاروں بے بنیاد بہانوں کے ساتھ تمہاری روانگی، اور دوسری
ہزاروں باتیں جو تمہارے نزدیک بہت چھوٹی اور میرے
نزدیک بہت بڑی ہیں، یہ سب چیزیں ضرورت کے وقت
میری مدد کریں گی۔ غرض مختصر یہ کہ میرے اطمینان اور
آسائش کی اب کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ مجھے اپنی کمزوری کا
گمان تک نہ تھا، اور نہ موجودہ سوزش اور تڑپ کا کچھ
اندازہ تھا۔

واحسرتا! میری حالت کتنی قابلِ رحم ہے کہ میرے غم میں
تم حصہ دار نہیں ہو، اور تنہا مجھے یہ بارِ عظیم اٹھانا پڑ رہا ہے۔
یہ خیال ہی مجھے مارے ڈالتا ہے۔ اس خیال سے بھی میری جان
نکلی جاتی ہے کہ شاید تمہیں اپنی حقیقی مسرتوں کا کبھی خیال ہی
نہیں آیا۔ ہاں، اب مجھ پر تمہارے پورے کردار کی بے کرداری
واضح ہوگئی ہے۔ جب کبھی تنہائی میں ہماری ملاقات ہوئی ہر دفعہ
تم نے یہ سمجھا کر مجھے دھوکا دیا کہ تم میرے ساتھ تنہا رہ کر مسرور
و محظوظ ہوتے ہو۔ تمہاری ظاہری محبت اور گرمجوشی دراصل میری
بے پناہ محبت کا جواب تھا۔ گویا تم نے ایک جال پھیلایا اور اس میں
مجھے پھانس لیا۔ میری محبت کو تم نے اپنی فتح مندی سے تعبیر کیا۔
لیکن میری محبت نے تمہارے دل کو نہیں گرمایا۔ کیا تمہاری
حالت مجھ سے زیادہ قابلِ رحم نہیں؟ اور کیا تمہارا دل سوز و
گداز سے عاری نہیں؟ اگر میری بے پایاں محبت سے بس اپنی
فتح مندی کا اطمینان حاصل کیا؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ میری ایسی
شدید محبت کے باوجود تمہارے دل میں وہ نورانی چشمہ
نہ ابل سکا جو زندگی کی اصلی سعادت ہے؟ خود مجھے تمہارے
حالِ زار پر ترس آتا ہے کہ تم زندگی کی کیسی کیسی سعادتوں سے
محروم ہو۔ کیا اب میں یہ بھی سمجھوں کہ ان سے لطف اندوز ہونے میں
خود تمہیں تامل تھا؟ کاش، ایک بار بھی تم ان سے آشنا

ہوئے ہوتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ مجھے دھوکا دینے کی حقیر
فتح مندی سے یہ سعادتیں کہیں زیادہ قدر و قیمت اپنے اندر
رکھتی ہیں۔ تمہیں محسوس ہو جاتا کہ محبوب بننے کی بہ نسبت بے محابا
محبت کرنے میں ایک غیر معمولی شیریں حلاوت، اور غیر معمولی
سرور و لذت پوشیدہ ہے۔ میں خود نہیں جانتی کہ میری کیا
حالت ہے اور میں کیا چاہتی ہوں۔ میری کشتیٔ حیات طوفانی
حوادث سے دو چار ہو کر پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ نہیں جانتی کہ
ایسی الم ناک حالت کو کوئی تصور بھی کر سکتا ہے۔ تمہاری محبت
جنون کا درجہ حاصل کر چکی، لیکن اب بھی اتنا ہوش ہے کہ خود
تمہارے لئے ایسی نچوڑ دینے والی محبت کی تمنا کرنے سے ڈرتی
ہوں۔ میں خودکشی کر لوں گی، غم کے مارے مر جاؤں گی اگر مجھے
اس کا یقین ہو جائے کہ مجھ سے جدا ہو کر تمہیں ایک پل کے لئے
سکون نہیں ملا، تمہاری زندگی بے خیالی اور اداسی اور
بے مزگی میں گذر رہی ہے، تم بار بار رو پڑتے ہو، اور یہ کہ
تمہیں اس دنیا کی ہر چیز سے نفرت ہو گئی ہے۔ خود میری الم ناک
مصیبتیں میری برداشت سے باہر ہیں، پھر تمہارے غموں کے
سننے کی تاب میں کہاں سے لا سکوں گی ــــ تمہارے غم چوہزار گونا
تندی اور تیزی کے ساتھ میرے دل کو زخمی کر دیں گے۔
یہ سب کچھ سہی لیکن پھر بھی میں اپنے آپ کو اس پر راضی

کرنے کے لئے تیار نہیں کہ تم مجھے یکسر فراموش کردو۔ سچ کہتی ہوں مجھے ہر اس چیز سے مجنونانہ حسد ہے جس سے تم فرانس میں لطف اندوز ہو سکو، جو تمھارے دل کو یا تمھارے مذاق کو مطمئن کرسکے۔

میں خود نہیں جانتی کہ آخر میں تمھیں کیوں خط لکھ رہی ہوں۔ مجھے یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ اب تم مجھ پر رحم کرنے لگے ہو، ترس کھانے لگے ہو۔ اور مجھے تمھارے رحم کی ضرورت نہیں۔ تمھارے لئے میں نے جو جو قربانیاں کی ہیں ان کی یاد سے مجھے وحشت ہونے لگتی ہے۔ میری عزت خاک میں مل چکی۔ قرابت داروں کی خفگی کا ہدف بنی، راہبات کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کڑی سزائیں جھیلیں، اور تمھاری ناسپاسی کا مزہ چکھا جو میرے لئے ان تمام تکلیفوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔

پھر بھی یہ سچ ہے کہ میری یہ شکایت سچی نہیں۔ یعنی اسے میرے دل کی پوری پوری رضامندی حاصل نہیں۔ میں تمھارے لئے اس سے زیادہ خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں، اور مجھے اپنی زندگی کا سرمایۂ عزت تم پر نثار کرکے ناقابلِ بیان مسرت ہوتی ہے۔ کیا یہ غلط ہے کہ وہ چیز جو زندگی میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو سکتی تھی تمھارے اختیار میں نہ تھی؟ اور کیا مجھے اس بات پر مارے خوشی کے مر نہ جانا چاہیئے کہ

میں نے اپنی ہر چیز تمہارے لئے وقف کر دی ؟ مجھے یہاں تک
خیال ہوتا ہے کہ میری الم ناکیاں اور میری محبت کافی نہیں ۔
کس چیز پر میں تم سے مطمئن ہو جاؤں ۔ بے حیا اور بے غیرت ہوں کہ
اب تک اپنی جان پر سے کھیل جانے کی جگہ اس جان کو بچائے لئے
جا رہی ہوں ۔ ندامت سے میری جان نکلی جاتی ہے، اور میری
تکلیفوں کا مظاہرہ صرف خطوط کی حد تک ہی رہ جاتا ہے ۔
افسوس ، صد افسوس ! اگر میں نے تم سے اتنی محبت کی ہوتی
جتنی کہ ہزاروں بار میں نے تمہیں جتائی ہے تو کیا کبھی کے
مر نہ گئی ہوتی ؟ میں نے تمہیں دھوکا دیا ، اور تم مجھ سے شکوہ
کرنے میں حق بجانب ہو ۔ مگر واحسرتا ، تم شکوہ کیوں نہیں کرتے ۔
میں نے تم کو اپنے آپ سے جدا ہوتے دیکھا ، اور اب تمہاری
واپسی کی امید کی ایک کرن بھی میرے غم خانۂ تصور کو روشن
نہیں کرتی ، اور پھر بھی میں زندہ ہوں ، جیئے جا رہی ہوں ! میری
محبت میں شاید اتنی گہرائی نہ تھی ، اتنا عمق نہ تھا ! میں تم سے
معافی کی طلب گار ہوں . . . لیکن مجھے کبھی معاف نہ کرنا . . .
مجھ سے انتہائی ظالمانہ سلوک روا رکھنا !

ابھی یہ نہ سمجھو کہ میرے جذبات میں کافی گہرائی پیدا ہو چکی ہے ۔
مجھ سے محبت کے اور بھی کڑے امتحان لو ۔ مجھ سے مطالبہ کرو کہ میں
تمہاری محبت میں اپنی جان سے درگزروں میں تم سے منتی

کرتی ہوں، بس اسی طرح اپنی صنفی کمزوری پر غالب آنے میں مدد کرو اور مجھے پوری طرح حرمان نصیب بنا کر اپنی تلون مزاجی کا خاتمہ کرنے دو۔

میرا دردناک انجام یقیناً بے اختیار تمھیں میری یاد دلائے گا۔ اس طرح میری یاد تمھیں عزیز ہو جائے گی۔ اور شاید غیر معمولی طور پر اپنی جان پر کھیل جانے سے تم متاثر بھی ہو گے جس حالت کو تم نے اب مجھے پہنچا دیا ہے کیا یہ اس سے بہتر نہ ہوگا؟ خدا حافظ! کاش! میں تم سے کبھی ملی ہی نہ ہوتی ــــ اس بدبختانہ خیال سے مجھے کیسی روحانی اذیت ہوتی ہے! یہ لکھتے وقت میں یہ اچھی طرح جانتی ہوں کہ تمھاری محبت میں میری حالت اس سے بھی کہیں زیادہ دردناک ہو جائے تب بھی میں یہ کبھی خواہش نہیں کر سکتی کہ میں تم سے کیوں ملی۔

اس لئے میں شکوہ اور شکایت کے بغیر اپنے آپ کو اپنی غم انجام قسمت کے حوالے کرتی ہوں کہ تم اس کو فرحت انجام بنانے کے لئے تیار نہیں ہو۔ خدا حافظ! پیارے، وعدہ کرو کہ اگر میں فراق کے صدموں سے جان بر نہ ہو سکی تو تم بھی مجھ پر دو آنسو ضرور بہاؤ گے۔ میری بے پناہ محبت کم از کم یہ ضرور یہ اثر کرے گی کہ تم دنیا کی ہر چیز سے بے اعتبار اور متنفر ہو جاؤ گے۔ یہ باتیں مجھے قبر میں وہ چین اور تسکین بخشیں گی جن سے میں زندگی بھر

محروم رہی۔ اور مجھے اس خیال سے تسلی رہے گی کہ اگرچہ میں تم سے دست بردار ہو چکی لیکن بہرحال کسی اور کے لئے تمھیں نہیں چھوڑا ہے۔

کیا یہ تمھارا ظلم نہ ہوگا کہ تم مجھے تڑپاتے جاؤ اور اس سے خوش ہوتے رہو کہ واہ میں نے کیسی آگ لگائی ہے۔ پھر ایک بار خدا حافظ! میرے خطوط بڑے طویل ہو جاتے ہیں۔ میں تمھارے جذبات کا بہت کم خیال رکھتی ہوں لیکن میں تم سے معافی کی طلب گار ہوں، اور التجا کرتی ہوں کہ ایک پاگل ہستی کی طرف بھی تھوڑی بہت توجہ کر لیا کرو، وہ پاگل ہستی جس کے متعلق تم جانتے ہو کہ تمھاری محبت سے پہلے اس کی یہ حالت نہ تھی۔ خدا حافظ! ڈرتی ہوں کہ میں اپنا رونا کافی رو چکی۔ پھر بھی میں اس اضطراب کے لئے تمھارا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں جو تم نے میرے دل میں پیدا کیا ہے، اور اس سکون سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتی ہوں جو تم سے ملنے سے پہلے مجھے نصیب تھا۔ خدا حافظ!

محبت کا دریا ہے کہ ہر لمحہ چڑھتا ہی چلا جا رہا ہے، جذبات کا طوفان ہے کہ تھمتا ہی نہیں، ہائے کتنی باتیں ایسی تھیں جن کا میں تم سے ذکر کرنا چاہتی تھی!

گیارھواں خط

تمھارے لفٹیننٹ نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے کہ طوفان سے مجبور ہو کر تم الجیریا کے کسی بندرگاہ پر اُتر پڑے ہو۔ ڈرتی ہوں کہ بحری سفر میں تمھیں بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی ہوگی۔ اور اس کے اندیشوں اور وسوسوں میں اتنی کُلھ رہی ہوں کہ خود اپنی تکلیفیں بھلا بیٹھی۔ کیا تمھارا خیال ہے کہ تمھارے حوادث سے میری بہ نسبت تمھارے لفٹیننٹ کو زیادہ فکر ہوگی؟ اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اس موضوع پر وہ مجھ سے زیادہ معلومات کیوں رکھتا ہے؟ مختصر یہ کہ آخر تم نے یہ سب باتیں مجھے کیوں نہ لکھیں؟

اس لحاظ سے میں بڑی بدنصیب ہوں کہ مجھ سے جُدا ہونے کے بعد سے مجھے خط لکھنے کا تمھیں آج تک موقع نہ مل سکا۔ اور اگر موقع ملا بھی تو لکھنے کو تمھارا جی نہ چاہا۔ تمھاری ناسپاسی اور تمھاری ناانصافی کی آخر کوئی حد ہے۔ پھر بھی میں بے حال ہو جاؤں گی اگر ان کی وجہ سے تم پر کوئی آفت نازل ہو۔ اگر ان خطاؤں کی سزا ملتی ہے تو مجھے یہ ہزار درجہ پسند ہے کہ قدرت تم سے ان کا

انتقام نہ لے سکے۔
میں ان تمام آثار و علائم کو قبول کرنے سے انکار کرتی ہوں جن سے یہ ثابت کرنا چاہتے کہ اب تمھیں مجھ سے محبت نہیں رہی ہے۔ میری قسمت میں تو یہی لکھا ہے کہ اپنی اندھی محبت کے پیچھے چلی چلوں اور عقل کی رہنمائی سے بالکل کام نہ لوں، اور اگر اس سے کام لینا بھی پڑے تو صرف تمھارے التفات کی کمی کی شکایت کے لئے۔
کتنا کرم کیا ہوتا تم نے مجھ پر اگر ہماری ابتدائی ملاقاتوں میں تم نے میری طرف لطف و کرم کی نگاہ ہی نہ کی ہوتی —— وہ نگاہِ لطف و کرم جس کی آج سے کچھ دنوں پہلے تک میں مستحق سمجھی گئی تھی۔ لیکن میری جگہ کوئی اور ہوتا بھی تو کیا جذبات کے ایسے بے پناہ مظاہرہ سے مسحور نہ ہو جاتا اور کیا ان کی صداقت پر شک کرتا؟ جن سے ہم محبت کرتے ہیں ان کے خلوص پر شک کرنا کتنا دشوار گذار اور دیر طلب کام ہے!
مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تمھارے لئے ذرا سا بہانہ بھی کافی ہے۔ اور اگر تم مجھے مطمئن کرنے کے لئے اس ذرا سے بہانے کی زحمت نہ بھی اٹھاؤ تو بھی میری محبت اتنی استوار اور محکم ہے کہ میں خود ہی تمھیں اس کے لئے معذور سمجھوں گی، اور اپنی طرف سے تمھیں حق بجانب قرار دینے کی لذت سے محظوظ ہوتی رہوں گی۔

تم نے اپنی دل فریبیوں سے میرا دل موہ لیا، تم نے اپنی
محبت سے میرے دل میں آگ لگا دی۔ تم نے اپنی دل ربائیوں اور
رعنائیوں سے میرے دل پر قبضہ کر لیا، تم نے اپنی قسموں سے
میرے تمام اندیشوں کو باطل ٹھیرایا۔ لیکن میرے بے پناہ
جذبۂ جذب و کشش نے مجھے دھوکا دیا۔ اور جذبات کی اس
فراوانی کا انجام کیا ہوا — جذبات کی وہ فراوانی جو اپنے آغاز پر
اتنی سرور آگیں، اتنی سعادت بخش تھی — گرم آنسو، ٹھنڈی
آہیں اور بالآخر اندوہناک موت! لاعلاج و لا دوا!!

یہ سچ ہے کہ تم سے محبت کر کے میں ایسی سعادتوں سے شاد کام
ہوئی جن کا میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی لیکن ان کی قیمت مجھے کتنی گراں
ادا کرنی پڑی ہے — بے پناہ درد، بے اندازہ تڑپ! جذبات کا
ہر شعلہ جس کو تم نے اکسایا وہ اپنی پوری تابناکی کے ساتھ بھڑکتا رہا
اگر میں نے تمھاری محبت کو ذرا بھی ٹھکرایا ہوتا، اور محض محبت کی
آگ کو اور تیز کرنے کے لیے تمھارے لیے بے تابی اور رشک و حسد کے
مواقع پیدا کئے ہوتے، یا اگر تم نے میرے جذبات محبت میں
ذرا سا بھی کھوٹ پایا ہوتا، غرض مختصر یہ کہ اگر میں نے اپنی بے ریا
اور پرخلوص محبت کو ذرا بھی عقل کا غلام بنایا ہوتا تو تمھیں ہر طرح
حق پہنچتا تھا کہ مجھے سخت سے سخت سزا دیتے لیکن یہاں تو یہ حال تھا،
تمھارے دل میں میری محبت کا خیال بھی نہ آیا ہوگا کہ میں تمھارے

دامِ محبت میں پھنس گئی۔ تم نے مجھ سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کیا۔
اور میں تمھاری محبت میں ایسی غرق ہوئی کہ اپنا سب کچھ تم پر سے
قربان کر دیا۔
لیکن تم تو میری طرح محبت میں اندھے نہ تھے۔ پھر تم نے
ہلاکت اور بربادی کے اس گہرے کنوئیں میں گرنے سے مجھے
کیوں نہ بچایا۔ میری محبت سے آخر تمھیں کیا حاصل ہوا جو تمھارے
لئے اتنی اکتا دینے والی ثابت ہوئی؟ تم یہ بات تو اچھی طرح
جانتے تھے کہ پرتگال میں تم نہیں رہنے والے تھے اور اس طرح
مجھے دکھی بنا کر تنہا چھوڑ کر چلے جانے سے تمھیں کیا ملا؟ اس ملک میں
تمھیں مجھ سے بھی زیادہ حسین عورت مل سکتی تھی جس سے تم جی لگا
اپنا جی چاہتا جی بہلا سکتے تھے۔ جب تک تم اس کی نظروں کے سامنے
ہوتے وہ تم سے محبت کرتی۔ تم چلے جاتے تو اسے بھی زمانہ بہلا لیتا۔
اور اس پر ذرا بھی ظلم وستم نہ ہوتا۔ محبت کے سلسلے میں تم نے
جو طرزِ عمل اختیار کر رکھا ہے وہ ایک عاشق کے طرزِ عمل سے
کہیں زیادہ ایک شکاری کا طرزِ عمل ہے جسے اپنے شکار پر قابو پانے
کرنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔
والفیبیا! تم نے اس دل پر جو سرتاپا تمھارا ہے ایسا ظلم
ڈھانا کہاں سے سیکھا ہے؟ میں جانتی ہوں کہ جتنی جلدی میں
تمھارے بارے میں خوش گمان ہو جاتی ہوں اتنی ہی جلدی تم

مجھ سے بدگمان ہو جاتے ہو۔

میری محبت تو خیر رہی ایک طرف، اور یہ خیال بھی رہا بالائے طاق کہ میں نے تمہارے لئے کچھ کیا ہے، مجھ سے جدائی کی تم نے جو جو دلیلیں پیش کی تھیں میں ان سب کو رد کر سکتی تھی۔ میں ان سب کو نہایت بودی اور لاطائل سمجھتی ہوں۔ ان میں سے ایک بھی تو ایسی نہ تھی جو مجھ سے جدائی کو ناگزیر بنا دیتی لیکن فرانس کو واپس ہونے کے ذرا ذرا سے بہانے کا تم نے بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا۔ بس یہی نا کہ ایک جہاز فرانس جا رہا تھا۔ جہاز جا رہا تھا اسے جانے دیتے، تمہیں اس سے کیا مطلب تھا؟ تمہارے گھر والوں نے تمہیں لوٹ آنے کے لئے لکھا تھا۔ لیکن کیا تمہیں میری بے تابیوں اور ناصبوری کی خبر نہ تھی؟ تمہاری عزت کا تقاضہ یہی تھا کہ بس مجھے چھوڑ کر چلے جاتے۔ لیکن کیا میں نے بھی اپنی عزت کا کبھی خیال اپنے دل میں آنے دیا ہے؟ تم واپس جا کر اپنے بادشاہ کی خدمت کرنے پر مجبور تھے لیکن جو کچھ تمہارے بادشاہ کے متعلق کہا جاتا ہے اگر وہ درست ہے تو تمہارے بادشاہ کو تمہاری خدمات کی بالکل ضرورت نہ تھی، اور اگر تم نے اس کی خدمت نہ بھی کی ہوتی تو وہ تمہیں معاف کر سکتا تھا۔

میری دلی تمنا تو یہی تھی کہ تم ہم مل کر زندگی کے دن گذار دیتے۔ لیکن اب جب کہ ایک سفاک مفارقت نے ہم میں

جدائی ڈال دی ہے، مجھے ڈھارس اسی سے ہوتی ہے کہ تمھاری محبت میں میں بے وفا نہیں ہوں، اور اس پوری کائنات کے بدلے میں ایسے شرمناک گناہ کے ارتکاب پر آمادہ ہو سکتی ہوں۔ تم میرے دلی خیالات سے واقف ہو، تم میرے دل کے گداز اور گداخت سے واقف ہو، پھر بھی تم مجھ کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ جانے پر آمادہ ہو گئے اور اس بھیانک تصور کی اذیتوں سے دوچار کر گئے کہ پھر کبھی تمھیں میرا خیال نہیں آئے گا ——— آئے گا بھی تو اپنے کسی نئے جذبہ پر مجھے قربان کرنے کے لئے!

مجھے اس کا اچھی طرح احساس ہے کہ میں تم سے ایک ایسی عورت کی طرح بہت کرتی ہوں جو اپنے سارے ہوش و حواس کھو چکی ہے۔ تاہم میں اپنے دل کی اس زود رنجی کی گلہ مند نہیں ہوں میں تو اس کی زیادتیوں کی عادی بن چکی ہوں، اور سچ تو یہ ہے کہ ہزاروں مصائب و آلام کے ہجوم میں تمھیں چاہنے کی جو لذت ملتی ہے اس لذت کے بغیر تو میں جی بھی نہیں سکتی۔

لیکن اب میرا کیا حال ہے، ہر چیز سے نفرت ہوتی ہے، ہر چیز سے جی اکتا جاتا ہے، اور اس حالت سے جی پک گیا ہے، دم گھٹنے لگا ہے، میرے عزیز و اقارب، میرے دوست اور میری سہیلیاں، اور میرا یہ دیر راہبات کسی سے مجھے انس نہیں، کوئی میرے لئے تسکین بخش نہیں۔ ہر کام جس کے کرنے پر میں مجبور

کی جاتی ہوں ، ہر چیز جس کے دیکھنے پر مجھے مجبور ہونا پڑتا ہے میری نظر میں ...... تنظر خراش ہے ۔ اپنی محبت کے معاملہ میں میں اتنی حاسد اور شاکی ہوں کہ میرے نزدیک میرے تمام افعال اور تمام اعمال کا واحد مرکز بس تمہاری ذات ہونی چاہیئے ۔ ہاں ، میں اپنے آپ کو بے وفا گردانوں گی اگر اپنی زندگی کا ہر لمحہ تمہارے لئے وقف نہ کر دوں !

لیکن واسرتا ، یہ میرا دل بہ یک وقت بے پناہ محبت اور بے اندازہ نفرت کی آماجگاہ کیسے بنا ہوا ہے ۔ خداوندا خیالات کی ایسی کشمکش سے اگر میں جان بر ہو بھی سکی تو اس کشمکش کے ساتھ سکون و اطمینان کی زندگی مجھے کہاں نصیب ہو سکتی ہے ۔ روح کی یہ مسلسل پکار ، دل کی یہ بے اندازہ تڑپ اب میری برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہے ۔

یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری شخصیت ، میری عادات اور میرے مزاج میں یکسر تبدیلی کو محسوس نہ کر رہا ہو ۔ میری امی نے اس بارے میں پہلے تو سختی سے پھر قدرے نرمی سے مجھ سے گفتگو کی ۔ نہیں جانتی کہ میں نے انھیں کیا جواب دیا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے ان کے سامنے ہر چیز کا اعتراف کر لیا ۔ سخت گیر سے سخت گیر اصحاب بھی اب میری اس خستہ حالت پر رحم کرنے لگی ہیں ۔ میری اس حالت سے ان کا دل کچھ پسیجنے لگا ہے ، اور

ان کے سلوک میں نرمی آگئی ہے۔ ہر شخص میری داستانِ محبت سے متاثر ہے، لیکن ایک تمہارا تغافل اور تمہاری بے تعلقی ہے کہ اس سے متاثر نہیں ہوتی۔ تم مجھے خط لکھتے ہو، لیکن کیسے خط؟ سرد مہری کے خط، تکرار سے بھرے ہوئے خط! خط کا آدھا کاغذ بھی بھرنے نہیں پاتا کہ تمہاری بیزاری نمایاں ہونے لگتی ہے، اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ تم جلد سے جلد خاتمہ پر پہنچ جانا چاہتے ہو۔

حال کا واقعہ ہے، ڈونا بریٹس نے مجھے دق کر کے اپنے کمرے سے باہر نکالا، اور میرا دل بہلانے کے خیال سے اس چھجے کی کھلی فضا میں لے گئی جہاں سے مرتولا صاف نظر آتا ہے۔ میں اس کے ساتھ چلی گئی، لیکن وہاں پہنچ کر گذشتہ صحبتوں کی اندوہگین یاد نے ایسا تڑپایا کہ دن بھر بس رونے ہی میں گذرا۔ ڈونا بریٹس مجبور ہو کر وہاں سے مجھے اپنے کمرے میں لے آئیں، میں اپنے بستر پر اوندھی پڑی روتی اور یہی سوچتی رہی کہ آخر کبھی مجھے ان آلام اور مصائب سے نجات بھی ملے گی۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ مصائب و آلام کی اس تلخی کو کونسی چیز ہے جو گھٹا سکتی ہے۔ اس تلخی کو گھٹانے کی جتنی بھی دوائیں بتائی جاتی ہیں ان سے تو تلخی گھٹتی نہیں، البتہ کچھ بڑھتی ہی جاتی ہے۔ یاد ہے تمہیں وہ مقام جہاں سے تم بصد خرام ناز

گذرا کیا تھے، یاد ہے تمھیں وہ چھجا جس پر میں اس دن قاتل صبح کو کھڑی تھی، جہاں میری سیلی نصیب محبت کا آفتاب طلوع ہوا تھا؟ یاد ہے مجھے تمھاری وہ ادا کہ تم مجھے جانتے بھی نہ تھے اور کسی طرح مجھے خوش کرنا چاہتے تھے۔ اس دن مجھے یہ خیال آیا تھا کہ تم نے میری تمام سہیلیوں میں سب سے زیادہ پسند کیا تھا جو میرے ساتھ چھجے پر کھڑی تھیں۔ میرے تخیل نے گواہی دی تھی کہ تم صرف اسی لئے رُک گئے تھے کہ میں تمھیں اچھی طرح دیکھ سکتی، اور جب تم نے گھوڑے کو دوڑایا تو تمھاری شہسواری کی داد دے سکتی۔ ہاں، وہ جو تم نے گھوڑے کو ایک خطرناک مقام پر دوڑایا تھا تو میں کیسی لرز گئی تھی۔ غرض چپکے چپکے میں تمھاری تمام اداؤں کے مزے لوٹتی رہی۔ مجھے یہ بھی محسوس ہونے لگا کہ تم بھی مجھ سے غافل نہیں ہو، اور ہر ادا اور ہر حرکت کو اپنے لئے مختص سمجھنے لگی۔

تم اس آغاز کے انجام سے اچھی طرح واقف تھے۔ اور اب جب کہ میں عقل و خرد سے بیگانہ ہو چکی ہوں، تم پر کوئی ایسا سخت الزام لگانا نہیں چاہتی جس کے تم شاید مستحق نہ ہو، اور اپنے آپ کو تمھاری محبت کے حصول کی بے حاصل کوششوں پر نادم کرنا نہیں چاہتی ـــــــــ پھر بھی اتنا

ضرور کہوں گی کہ تم نے "وفاداری بشرط استواری" کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔ اب یہ کیسے مان لوں کہ میرے خطوط اور میرے شکوے تمھاری ناسپاسی سے وہ سب کچھ حاصل کر سکیں گے جس کے حصول میں میری سراپا سپردگی اور بے محابا شیفتگی ناکام رہ چکی ہے۔

مجھے اپنی غم انجامی کا یقین ہے۔ تمھارے غیر منصفانہ طرز عمل نے میرے دل میں اب کسی شک و شبہہ کی گنجائش باقی نہیں رکھی ہے۔ اور اب جب کہ تم نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے، میرا ہر چیز سے ڈرنا بالکل حق بجانب ہے۔

کیا یہ صحیح ہے کہ صرف میری آنکھوں میں تم ایسے دل کش اور دل ربا ہو، اور دوسروں کی نظر میں تم میں ایسی ادائیں دیکھنے سے معذور ہیں؟ اگر تم دوسروں کے دلوں کو بھی میرے دل کی طرح گرما سکتے ہو ——— میرے دل کی طرح کہاں ——— تو میرا جی چاہتا ہے کہ فرانس کی تمام عورتیں تمھاری دیوانی ہو جائیں، لیکن تم کسی کو پسند نہ کرو اور کسی کو دل نہ دے بیٹھو۔ یہ خیال مضحکہ بھی ہے اور ناممکن بھی۔ پھر بھی مجھے اس کا تجربہ ہے کہ تم کسی شدید محبت کی تاب نہیں لا سکتے۔ تم مجھے بڑی آسانی کے ساتھ فراموش کر سکتے ہو۔ اس کے لئے کسی خارجی امداد کی ضرورت نہ ہوگی، اس کے لئے ضروری

نہ ہوگا کہ کسی دوسرے کی محبت اسے نکال کر اپنے لئے جگہ پیدا کرے۔

مجھے یقین ہے کہ فرانس میں ٹھیرے رہنے سے تمھیں کچھ ایسی غیر معمولی مسرت نہیں۔ تم وہاں اپنی مرضی کے مطابق ٹھیرے ہوئے ہو۔ میری محبت کا مساویانہ جواب دینے کی کوشش میں تمھیں جو تھکن ہوئی بس یہ تھکن اُتار رہے ہو۔ اور یہ جانتے ہو کہ ایسا برابری کا جواب تم نہ دے سکو گے۔ آہ! تمھیں مجھ سے ڈرنا نہیں چاہئے ———— تمھیں لگے گا ہے ایک نظر دیکھ لینا اور یہ محسوس کر لینا ہی میرے لئے کافی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ ادھر تو میں اپنی محبت کے گن گا رہی ہوں، ادھر شاید تم اپنی سرد مہری پہ ایسے نازاں ہو جیسے مجھ سے شناسائی نہ تھی.........

کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی سخت گیر ہاتھ تمھیں مجھ سے وابستہ رکھ سکے؟

پیارے اگر کبھی ایسا ہو کہ تم محبت کی بے اختیار دنیا میں پہنچ جاؤ تو ذرا میری الم انگیز مصیبتوں، میرے مزاج کے تلون، میرے جذبات کی کشمکش، میرے مکتوبات کی بے باکی، میری پروان نہ چڑھنے والی امیدوں، میری مایوسیوں، میری تمناؤں اور میرے رشک کو حسد بھی ذرا

یاد کر لینا۔ ہائے، اس وقت تمھیں ان جذبات کا اندازہ ہو سکے گا، اور ہائے اسی وقت تم میرے لئے تڑپ سکو گے۔ میں تمھیں خبردار کرتی ہوں، خدا! میری حالت کو نہ پہنچ جانا، اور اگر کبھی ایسا ہوا تو مجھے اس بات کا اطمینان ہوگا کہ تمھاری محبت میں میں نے جو صدمے اٹھائے ہیں وہ سب رائیگاں نہیں گئے۔

پانچ چھ مہینے کی بات ہے کہ تم نے مجھ سے اپنا ایک ناگوار راز بیان کیا تھا۔ تم نے اعتراف کیا تھا کہ تم نے اپنے ملک کی ایک خاتون سے محبت کی تھی۔ اگر یہی خاتون تمھیں اب مجھ سے جدا کر رہی ہے تو مجھ سے یہ بات بے تامل کہہ دو۔ اب میں تمھاری واپسی کا بے چینی سے انتظار نہیں کروں گی۔

اُمید کی دو ایک کرنیں اب بھی مجھے سہارا دے رہی ہیں۔ لیکن اگر امید ہی اُمید میں جینا ہے تو میں اس کے سہارے سے اور اس کے ساتھ اپنے آپ سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہوں۔ میرے لئے اس کی ایک تصویر بھیجو، اس کے دو چار خط بھیجو۔ وہ جو کچھ تم سے کہتی ہے مجھ سے بیان کرو ——— اس طرح میں اپنے آپ کو دلاسا دے سکوں گی، اور شاید اپنے دلاسوں سے اپنی المناکیوں کا خاتمہ

کر سکوں گی۔

جانتی ہوں کہ اپنی موجودہ حالت کو میں زیادہ دنوں تک برداشت نہ کر سکوں گی۔ یہ بھی جانتی ہوں کہ میری موجودہ حالت میں کوئی خوشگوار تبدیلی بھی ہونے والی نہیں ہے۔ مجھے تمھارے بھائی اور تمھاری پیاری بہن کی تصویر چاہیئے۔ ہر وہ چیز جو تم سے متعلق ہے مجھے عزیز ہے۔ تم جس کسی سے بھی وابستہ ہو میں سراپا اس کی بندی ہوں۔ میری طبیعت یکسر بدل چکی ہے۔ بعض اوقات تو مجھ پر ایسے لمحات گذرتے ہیں کہ خیال ہوتا ہے کہ اپنی محبت کی قربانی دے کر میں تمھاری محبوبہ کی خدمت کر سکتی ہوں۔ تمھاری تندخوئی اور تمھاری درشت مزاجی نے مجھے یہاں تک مار رکھا ہے کہ میں اس کا خیال بھی اپنے دل میں لانے سے ڈرتی ہوں۔ اس خیال سے ڈرتی ہوں کہ کہیں خود میرا رشک و حسد ہی تمھاری بے اعتنائی کا باعث نہ ہوا ہو، اور کہیں میں نے اپنے گلوں اور شکووں سے تمھیں اذیت تو نہیں دی ہے۔ اکثر سوچتی ہوں کہ مجھے اپنے جذبات کا تمھارے سامنے ایسا بے محابا مظاہرہ نہ کرنا چاہیئے، ان جذبات کے بارے میں ہذیان سرائی سے احتراز کرنا چاہیئے جنھیں تم ناپسند کرتے ہو۔

اس خط کے لئے تمھارا فوجی افسر بڑی دیر سے بیٹھا

انتظار کر رہا ہے۔ میں نے ایسے طرز میں خط لکھنے کی کوشش کی تھی جو تمہیں ناپسند نہ ہو۔ لیکن خط میں میں نے کیسی بے تکی باتیں لکھ دی ہیں۔ اب مجھے یہ خط ختم کر دینا چاہیئے۔ افسوس کہ میں اسے ختم کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ تمہیں خط لکھتی ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تم سے بیٹھی باتیں کر رہی ہوں، اور تم میرے پاس حاضر و موجود ہو۔ .... میرا آئندہ خط نہ اتنا طویل ہو گا نہ اتنا تکلیف دہ۔ اس یقین آفرینی کے ساتھ تم اسے کھول کر پڑھ سکتے ہو۔ یہ صحیح ہے کہ ان جذبات کی ترجمانی تمہارے آگے نہ کرنی چاہیئے جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔ آئندہ میں ایسا نہ کرنے کا وعدہ کرتی ہوں۔

ایک سال ہونے آتا ہے کہ میں اپنی عاقبت کا خیال کئے بغیر اپنے آپ کو تمہارے سپرد کر دیا تھا۔ تمہاری محبت بھی تو کتنی بے پایاں، کتنی سچی معلوم ہوتی تھی۔ مجھے یہ گمان تک نہ تھا کہ میری شیفتگی تمہیں مجھ سے اتنی بیزار کر سکتی ہے کہ تم پانچ سو میل کا پُرخطر سفر اختیار کر کے سمندر کے منھ میں اپنے آپ کو ڈال دیتے اور وہاں سے بچ نکلتے۔ شاید ہی کوئی ایسے سُلوک کا مستحق سمجھا گیا ہو جیسا سُلوک میرے ساتھ روا رکھا گیا ہے۔ تمہیں شاید میری بے شرمی، میری الجھن، میرا جنون تو یاد ہو، لیکن یہ یاد نہیں کہ تم نے سوگند اور

قسموں سے مجھ سے نباہ کا بندھن باندھا تھا۔

تمہارا یہ فوجی عہدہ دار جو یہ خط تمہارے پاس لا رہا ہے، چوتھی بار کہلا رہا ہے کہ اب وہ جانا چاہتا ہے۔ کتنا بے صبر ہے وہ۔ وہ بھی اس ملک کی ایک بدنصیب ہستی سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔ خدا حافظ! اس خط کو ختم کرتے ہوئے مجھے اتنی تکلیف ہو رہی ہے جتنی تکلیف تمہیں مجھ سے جدا ہوتے وقت بھی ——— شاید ہمیشہ کے لیے ——— نہ ہوئی ہوگی۔ خدا حافظ! ہمت نہیں پڑتی کہ تمہیں ان ہزاروں پیارے ناموں سے مخاطب کروں جن کو میں دل ہی دل میں دہراتی ہوں۔ کتنے پیارے اور کتنے عزیز ہو تم! ہائے کتنے ظالم ہو تم! تم خط نہیں لکھتے ——— پھر ایک بار یہ کہے بغیر اب نہیں رہا جاتا۔ میں پھر اپنے شکووں کا دفتر کھول رہی ہوں، اور وہ فوجی عہدہ دار انتظار سے تھک کر چلا جائے گا۔ جاتا ہے، جانے دو، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں تو تم سے زیادہ اپنے آپ کو خوش کرنے کے لیے لکھتی ہوں۔ میں اپنا دلاسا ڈھونڈتی ہوں۔ خط کی طوالت شاید تمہیں پریشان کر دے ——— اور شاید تم اسے نہ پڑھو۔ آخر میں نے کیا کیا ہے کہ میری حالت اتنی الم ناک بن جائے، اور کیا ہوا ہے تم کو کہ تم نے میری

زندگی یوں سونی بنا گئے ہو؟ کاش میں کسی اور ملک میں پیدا ہوئی ہوتی! خدا حافظ! خدارا مجھے معاف کر دو میں تم سے اس التجا کی جسارت نہیں کرتی کہ مجھ سے محبت کرو۔ دیکھو، قسمت نے میری کیا درگت بنائی ہے۔ خدا حافظ!

بارھواں خط

میں تمھیں آخری بار خط لکھ رہی ہوں۔ اور اس خط کی بدلی ہوئی طرز اور بدلے ہوئے انداز سے تم پر یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ بالآخر تم نے مجھے اس کا یقین دلا دیا ہے کہ اب تمھیں مجھ سے محبت نہیں رہی ہے۔ اب چونکہ تمھیں مجھ سے محبت نہیں رہی ہے اس لئے مجھے بھی تم سے محبت نہ کرنی چاہیئے۔

اس لئے اولین موقع پر تمھاری ہر وہ چیز جو میرے پاس ہے تمھیں لوٹا دوں گی۔ یہ اندیشہ اپنے دل میں نہ آنے دو کہ ان کے ساتھ میں تمھیں پھر خط لکھوں گی۔ میں ان چیزوں کے پیاکٹ پر تک تمھارا نام نہ لکھوں گی۔ میں نے اس کا سارا

انتظام ڈونا برٹش کے سپرد کر دیا ہے۔ ڈونا برٹش کے خلوص و محبت پر میرا اعتماد بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

وہ مجھ سے زیادہ میرا خیال رکھتی ہیں۔ وہ مجھے اس بات کا یقین دلانے کی پوری پوری کوشش کریں گی کہ تمہاری تصویریں اور تمہارے مالے جو تم نے عطا کئے تھے تم کو واپس مل گئے ہیں۔

یہاں تمھیں ایک بات اور بتا دوں۔ کچھ دلوں سے میرے جی میں یہ زبردست خواہش پیدا ہو چلی تھی کہ ہر اس چیز کو جلا کر راکھ کر دوں جو تمھیں میری یاد دلائے ______ تمہاری محبت کی وہ نشانیاں جو مجھے اتنی عزیز تھیں۔ لیکن میری کمزوریوں کی کوئی حد نہیں، اس لئے میں نے بہت جلد طے کر لیا کہ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ میں نے اس کا فیصلہ کر لیا ہے کہ ان کی جدائی کا پورا صدمہ سہوں گی، اور تمھیں تھوڑی بہت غیرت دلاؤں گی۔

اپنی اور تمہاری رسوائی کے لئے میں اس کا اعتراف بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ میں ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ایسی وابستہ ہوں کہ اس کا بیان کرنا تک مجھے پسند نہیں، اور اب جب کہ تمہاری محبت کا کوئی چیز مجھے یقین نہیں دلا سکتی ہے بھی عقل و خرد کی تمام التجائیں، ان کو مجھ سے جدا کرنے میں

ناکام رہیں لیکن استقلال میں اعجاز ہے میں نے انھیں ڈونا بریٹس کے سپرد کر دیا ــــــــ اس فیصلہ کے لئے کتنے آنسو بہانے پڑے ہیں! اس کے لئے جذبات کے کتنے طوفانوں کو دبانا اور کتنی حسرتوں کو دفنانا پڑا ہے ــــــــ جذبات کے وہ وہ طوفان اور حسرتوں کی وہ دنیا جس سے تم ہمیشہ نا آشنا رہے ہو ــــــــ اس کا حال میں تمھیں نہیں بتاؤں گی۔

میں نے ڈونا بریٹس سے التجا کی ہے کہ ان کا ذکر پھر کبھی نہ کیجئے اور اگر میں انھیں ایک نظر دیکھنے کی بھی درخواست کروں تو مجھے کبھی نہ دکھائیے۔ اور ان کا کچھ حال جانے بغیر سیدھے تمھارے پاس بھیج دے۔

مجھے اپنی محبت کی شدت کا احساس اس وقت تک نہیں ہوا جب تک کہ میں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی ہر ممکنہ کوشش نہ کر دیکھی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر مجھے اس راہ کی ایسی بے پناہ مصیبتوں کا ذرا بھی اندازہ ہوتا تو اس راستے پر گامزن ہونے کے لئے کبھی تیار نہ ہوتی۔ میرا جی کہتا ہے کہ تم جیسے ناسپاس اور ناقدر کی محبت میں جیسی تلخیاں میں نے اٹھائی ہیں ان سے ہمیشہ کے لئے تم سے قطع تعلق زیادہ قابل برداشت ہے۔ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ تم مجھے میری محبت سے زیادہ عزیز تھے۔ اور تمھارے سفاکانہ

طرزِ عمل نے جب تمہاری شخصیت کو میرے لئے قابلِ نفرت بنا دیا تو مجھے جذبات کی عجیب و غریب اور انوکھی کشمکش سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

میری جنس کی فطری خودداری نے بھی تمہارے خلاف فیصلہ کرنے میں میری کوئی مدد نہیں کی۔ افسوس! میں تمہارے طنز کا نشانہ بنی رہی۔ میں تمہاری نفرت کو برداشت کر سکتی تھی، تمہاری محبت میں رشک و حسد کی آگ میں جل سکتی تھی، اور ایسی صورت میں محبت کا ایک شائبہ تو ہوتا جو مجھے جلاتا، لیکن تمہارا تغافل اور تمہارا اغماز میرے لئے ناقابلِ برداشت تھا۔ اور تمہارے آخری خط میں تھا ــــ وہ مضحکہ خیز رسمی اخلاق اور دوستی کی تمہاری وہ بناوٹی باتیں، اسی خط سے مجھے معلوم ہوا کہ تمہیں میرے تمام خط ملے، لیکن یہ سب کے سب تمہارے دل میں جذبات کا طلاطم بپا کرنے سے معذور رہے ــــــ اس کے باوجود تم نے ان سب کو پڑھا! اب بھی مجھے اس بات پر یقین نہیں آتا، اور یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا کہ تم کو میرے سارے خط ملے، تم نے ان کو پڑھا ہے ــــــــ کتنے بودے دل کی ہوں میں۔

میں دل سے تمہاری گلہ مند ہوں۔ کیا کبھی میں نے تم سے یہ درخواست کی تھی مجھ سے سب کچھ کہہ دو؟ پھر تم نے تنہا

اپنی محبت کے مزے لوٹنے کے لئے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ بس
یہی تھا کہ تم مجھے کبھی خط نہ لکھتے، اور میں کبھی اس دردناک
حقیقت کو نہ پا سکتی۔ اس حیثیت سے میں بدنصیب نہیں ہوں کہ
مجھے دھوکے میں رکھنے کی زحمت برداشت کرکے تم نے
مجھے ممنون نہیں کیا۔ اب کسی طرح بھی میں اپنے آپ کو قابل معافی
تصور نہیں کرسکتی۔ اب مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ تم میری
محبت کے اہل نہیں ہو، اور تمہارے کردار کے تمام تاریک
خط وخال مجھ پر واضح ہو چکے ہیں۔

اس لئے میں نے تمہارے لئے جو کچھ بھی کیا ہے
اس کے بدلے میں تمہارے ہاتھوں کسی رعایت کی مستحق قرار
پاسکوں تو میری التجا ہے کہ پھر کبھی مجھے خط نہ لکھو اور تمہیں
بھلانے کی جو کوشش میں کر رہی ہوں اس میں میری مدد کرو۔
اگر تم نے مجھے اتنا بھی لکھ دیا کہ میرا خط دیکھ کر تمہیں تکلیف
ہوئی تو شاید میں اس پر یقین کرلوں گی، اور شاید تمہارا یہ اعتراف
میرے غصہ کو بھڑکا دے گا، اور غیظ وغضب کے جذبات
جو اب تک دبے ہوئے ہیں بیدار ہو جائیں گے۔

اس لئے میرے طرز عمل میں دخل دینے کی کوشش نہ کرو۔
تم میری تمام تجویزوں اور میرے تمام منصوبوں کو ان میں
ذرا سا بھی دخل دے کر درہم برہم کرسکتے ہو۔ میں اس خط کی

ناکامیابی کی اطلاع نہیں چاہتی میں جس حالت کے لئے اپنے
آپ کو تیار کر رہی ہوں اس کو ناکام بنانے کی زحمت نہ اُٹھاؤ۔
کیا تمہارے لیئے اتنا ہی کافی نہیں کہ تم نے مجھے کافی ستایا ،تڑپایا،
رلایا اور گھلایا ہے مجھ بدبخت کو بے نصیب بنانے کی جو جو
کوششیں تم اپنی طرف سے کر چکے اب اس کے لئے مزید زحمت
نہ اُٹھاؤ۔ میں سمجھتی ہوں کہ کچھ دنوں کے بعد مجھے قدرت
سکون مل جائے گا۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں تم سے
کبھی نفرت نہیں کروں گی۔ میری شدید اور بے پناہ محبت
شاید کبھی بھی مجھے اس کی اجازت نہ دے گی۔ مجھے یقین دلایا
جاتا ہے کہ خود میرے ملک میں مجھے وفادار عاشق مل سکتا ہے
...... لیکن واحسرتا! کون میرے دل میں محبت کی آگ
بھڑکا سکے گا! کیا کسی اور کی محبت میری روح کو خرید سکتی ہے؟
اور کیا میں نے یہ محسوس نہیں کیا ہے کہ ایک زخمی دل ان صدموں کو
کبھی نہیں بھلا سکتا جس سے وہ کبھی آشنا نہ تھا ، اور ان
جذبات کی ساری تابناکی اس مجسمہ کے ساتھ وابستہ ہے
جس کی وہ پرستش کرتا ہے۔ دل کا پہلا زخم نہ تو علاج پذیر ہے
اور نہ کبھی مندمل ہوتا ہے۔ دوسرے تمام جذبات جو اس کی
جگہ لے کر اس زخم کو مندمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مندمل تو
نہیں کر سکتے البتہ اس کو بے حس بنا دیتے ہیں۔ دنیا کی تمام مسرتیں

جن کی اسے مطلق خواہش نہیں اس پر صرف یہی ثابت کرتے ہیں کہ
محبت میں اس نے جو صدمے اٹھائے ہیں انھیں میں سب سے
زیادہ لذت اور انھیں میں سب سے زیادہ مزہ تھا۔ میری
ناتمام محبت اور اس بے پناہ اذیت سے جو اس ناتمام
محبت کا انعام ہے آخر تمھیں کیا ملا؟ افسوس! اندھی محبت
اور ظالم مشیت ہمیں ایسوں سے کیوں وابستہ کر دیتی ہے جو
ہماری محبت کا پوری طرح جواب نہیں دے سکتے اور کیوں ایسے سے
وابستہ نہیں کرتی جو اس کا مساویانہ جواب دینا جانتے ہیں!
اگر کبھی مجھے کوئی سچا عاشق مل بھی جائے تو اس درگت کے بعد
جو تم نے میری بنائی ہے میں کبھی بھی اپنے عاشق سے وہ سلوک
روا نہ رکھوں گی جو تم نے مجھ سے روا رکھا تھا۔ تم نے مجھ سے
جو سلوک کیا ہے اس کے بعد مجھ پر تمھارے ساتھ نرمی کا
سلوک واجب نہیں، پھر بھی میں اگر موقع ملے تب بھی تم سے
اس کا انتقام نہ لے سکوں گی۔ بلکہ میں تو الٹے تمھاری حمایت میں
اپنے دل کو سمجھاتی ہوں، اور یہ اچھی طرح جانتی ہوں کہ ایک
راہبہ سے تمھیں کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ
اگر دل نے عقل کے لیے ایک موقع بھی عطا کیا تو تمھاری جستجو والی
دوسری عورتوں کی بہ نسبت راہبہ عورتوں کو زیادہ پسند
کریں گے۔ وہ اپنی محبت کے بے پایاں سمندر رکھتی

سے جھجھک ڈال دے سکتی ہیں۔ بیرونی دنیا کی تمام دلچسپیاں جو
نسوانی فطرت کو اپنی طرف کھینچتی ہیں، ان سے راہبہ عورتوں کو
کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ تمام ایسی لذتوں سے جو احساس اور نظر کو
بالیدگی بخشتی ہیں، ان سے کوسوں دور ہوتی ہیں۔ ان کو بس اپنی
محبت ہی سے کام ہوتا ہے۔ میرے خیال میں ایک عاشق کو
کبھی پسند نہیں آتا کہ اس کی محبوبہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھی
رہتی ہے۔ کتنی روحانی کوفت ہوتی ہوگی اسے جب کہ اس کی
محبوبہ اس سے مسلسل پارٹیوں، جلسوں، تھیٹروں اور لباسوں کے
بارے میں گفتگو کرتی رہے۔ اور ان سے اس کے دل میں
رشک و حسد کی ہر دم ایک نئی آگ بھڑکتی ہوگی۔ انھیں
مروجہ اخلاق اور آداب کے مطابق جب گفتگو کرنی پڑے تو
عاشق کو اپنی محبت کا لطف ان رسمیات میں کہاں مل سکتا ہے؟
ایسی عورتیں ایسا عاشق چاہتی ہیں جو ایک معصوم بچے کی طرح
ان پر کبھی شبہ نہ کرے، اور بے تامل ان کی باتوں کو تسلیم کرلے۔
جب کوئی ان سے باتیں کرے تو اس کے جذبات میں ذرا بھی
تلاطم پیدا نہ ہو، اور ان کی ایسی اداؤں کو خوشی کے ساتھ
گوارا کرلے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ان دلائل سے یہ ثابت
کرنا چاہتی ہوں کہ تمہیں مجھ سے محبت کرنی چاہیے ——

یہ تو ایک مہمل سی بات ہو گی ——— میں نے تو اس بحث میں
بہتر سے بہتر دلیلوں کو ناکام ہوتے دیکھا ہے۔ جانتی ہوں کہ
مقدر میں ناکامی لکھی جا چکی ہے۔ میری قسمت میں آخر تک
مغموم و محزون رہنا لکھا جا چکا ہے۔ میں اس وقت بھی تو
محزون ہی رہتی تھی جب کہ تمھیں ہر روز دیکھا کرتی تھی۔
اس وقت اس اندیشے سے مری جاتی تھی کہ کہیں تم بے وفا
نہ نکلو۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایسا ہونا ناممکن ہے، میں تمھیں
ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی نظروں سے دور کرنا نہ چاہتی تھی۔
جب چوری چوری سے تم دیر رات میں آتے تھے تو میں
تمھارے خطرے کے خیال سے کانپ کانپ جاتی تھی۔ جب تم
فوج کے ساتھ گئے تھے تو ہزاروں اندیشوں اور وسوسوں سے
میری نیندیں حرام ہو گئی تھیں۔ مجھے یہ خیال پاگل بنائے دیتا تھا کہ
میں کافی حسین نہیں ہوں اور کسی لحاظ سے تمھارے لائق نہیں ہوں۔
میں اپنی قسمت سے نالاں تھی کہ اس نے مجھے متوسط طبقہ میں
کیوں جنم دیا، اور شاید اگر میں کسی اونچے گھرانے میں پیدا
ہوئی ہوتی تو اپنی محبت سے تمھاری قسمت کا ستارہ اور چمکاتی۔
مجھے یہ بھی وسواس تھا کہ میں تمھیں پوری طرح نہیں چاہتی۔ مجھے
اپنے دوستوں کا ڈر تھا۔ اور اس وقت بھی میری حالت
اتنی ہی خستہ اور اتنی ہی دردناک تھی جتنی کہ آج ہے۔

پرتگال سے رخصت ہونے کے بعد تم نے اپنی محبت کا ذرا سا بھی ثبوت دیا ہوتا تو میں بھی اپنی ہر ممکنہ کوشش سے پرتگال چھوڑ دیتی۔ میں تمہیں پا لیتی اور جب تک تم نہ مل جاتے تمہیں ہر جگہ تلاش کرتی پھرتی لیکن ہائے کیا ہوتا میرا انجام اگر تم نے مجھ سے فرانس میں دغا کی ہوتی؟ رسوائی اور بدنامی سے میں اور میرا خاندان دونوں سرفراز ہو رہے ہیں، اور جب سے مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اب تمہیں مجھ سے محبت نہیں رہی ہے، مجھے اپنا خاندان پہلے سے کہیں زیادہ عزیز ہو گیا ہے۔

تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا بالآخر میں تمام چیزوں کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لے رہی ہوں، اور ایسا نہ کرتی تو شاید میری حالت اس سے بھی زیادہ بدتر ہو جاتی جیسی کہ بدتر اب ہے۔ تم یہ بھی دیکھ رہے ہو کہ کم از کم اپنی زندگی میں ایک بار تو میں تم سے عقل و خرد کی باتیں کرنے میں کامیاب ہو رہی ہوں۔ توسط اور اعتدال یہ حالت شاید تمہیں پسند آئے اور مجھ سے زیادہ مطمئن ہو جاؤ۔ لیکن میں یہ جاننا نہیں چاہتی۔ میں تم سے درخواست کر چکی ہوں پھر کبھی مجھے خط نہ لکھو اور اس درخواست کو پھر ایک بار نہایت متانت کے ساتھ دہراتی ہوں۔

کیا تم نے اپنے ناروا طرزِ عمل پر بھی کبھی غور کیا ہے؟۔
کیا تمھیں کبھی یہ خیال بھی آیا ہے کہ ساری دُنیا سے زیادہ تم
میرے ممنون احسان ہو؟ میں نے تم سے مجنونانہ محبت کی،
اور تمھاری خاطر ہر چیز سے اپنا مُنھ موڑ لیا ——— لیکن
تمھارا طرزِ عمل شریفوں جیسا نہیں رہا تمھیں روزِ اول سے ہی
مجھ سے نفرت ہونی چاہیئے تھی کیونکہ میری محبت تم میں
ایسے ہی شدید جذبہ محبت کو بیدار کرنے سے قاصر رہی۔
میں نے تو تمھاری محبت میں ہر چیز کو قربان کر دیا ———
آخر تم نے کیا کیا قربانیاں کی ہیں؟ کیا یہ درست نہیں ہے کہ تم
سینکڑوں دوشیزاؤں کے پیچھے مارے مارے پھرتے تھے؟
کیا تم نے شہزادہ بنگال کے شکار سے کنارہ کشی اختیار کرلی؟
کیا تم ہی سب سے اول فوج میں داخل نہیں ہوئے اور کیا
تم ہی سب کے بعد واپس نہیں آئے؟ میری التجاؤں کے
باوجود تم نے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خطروں میں ڈالا۔
تم نے بنگال میں ٹھیرنے کی زحمت گوارا نہیں کی، جہاں
تم سے ایسی بے پناہ محبت کی جاتی تھی۔ اپنے بھائی کے ایک
خط نے تمھیں مجھ سے جدا کر لیا، اور تم نے ایک لمحے کے لئے
تامل نہیں کیا۔ اگرچہ مجھے اس کا علم نہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ
بنگال سے فرانس تک کے بحری سفر میں بھی تمھاری

خوش طبعی نے تمھارا ساتھ نہ چھوڑا ہوگا۔

مجھے اس کا بھی اعتراف کر لینے دو کہ اگر میں تم سے دلی نفرت کروں تو میرا ایسا کرنا حق بجانب ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ اپنی ساری مصیبتوں کی ذمہ دار میں خود ہی ہوں ——— اور میرا سارا قصور یہ تھا کہ میری محبت جتنی شدید تھی اتنی ہی پاک اور بے لوث تھی۔ اگر میری محبت میں ذرا بھی اخلاص کم ہوتا تو تم مجھ سے زیادہ محبت کرتے۔ شدید اور جذباتی محبت کو اکسانے کے لئے زیادہ ظاہر داری کی ضرورت تھی، صرف محبت ہی محبت کو خریدنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ تمھیں تمنا ہوتی کہ میں تم سے محبت کرتی، اور جب یہ خیال تمھارے دل میں جم جاتا تو پھر اس کے لئے تم کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے۔ ضرورت پڑتی تو شاید تم خود ہی محبت کرنے کا عزم کر لیتے۔ لیکن تم نے دیکھ لیا کہ بغیر کسی سعی و کوشش کے تمھارا مقصد حاصل ہو چکا ہے ——— ابلہ فریبی، مکاری، دغا بازی! کیا تمھیں اس مکاری کی سزا نہیں ملے گی؟ صاف صاف کہے دیتی ہوں کہ اگر کبھی اتفاق سے تم اس ملک میں آ جاؤ تو میں تمھیں اپنے خاندان کے انتقام کے سپرد کر دوں گی۔

عرصہ ہوا کہ میں نے اس بت پرستی سے توبہ کر لی ہے جس کے خیال سے مجھے روحانی اذیت پہنچتی ہے۔ ندامت

اور شرمساری سے میری روح گھلی جاتی ہے۔ تم نے مجھ سے جو گناہ سرزد کرایا ہے اس کی پاداش بھگتنے کے لئے میں ابھی تک زندہ رکھی گئی ہوں۔ اور صد افسوس کہ جذبات مجھے اتنی اندھی نہیں بنا تے کہ اس گناہ کو بھی مقدس سمجھتی رہوں۔ میرے دل کی یہ پوشیدہ بے تابیاں کب ختم ہوں گی! میں اس دردناک حالت سے کب چھٹکارا پاؤں گی! اب بھی میں تمھارا بُرا نہیں چاہتی، اور اب بھی میں تمھیں خوش دیکھ کر مرنا چاہتی ہوں، کاش تمھارے پہلو میں بھی ایک حساس دل ہوتا، کاش ایسا ہی ہوتا!

میں تمھیں ایک اور خط لکھنا چاہتی ہوں۔ اس خط میں شاید میں یہ بتاؤں گی کہ رفتہ رفتہ میں نے اپنے آپ پر قابو پالیا ہے۔ کتنی خوشی ہوگی مجھے اگر کبھی میں تمھیں تمھارے مہلک طرزِ عمل پر ملامت کر سکوں اور اس ہلاکت آفریں طرزِ عمل کا مزید اثر قبول نہ کروں۔ اس وقت میں تمھیں بتا سکوں گی کہ میں تم سے نفرت کرتی ہوں، تمھاری غداری پر تم سے سرد مہر بے تعلقی کے ساتھ گفتگو کر سکتی ہوں، میں نے اپنے تمام غموں کو بھلا دیا ہے۔ تمھاری یاد مجھے نہیں ستاتی، اور میں یہ بھی خواہش نہیں رکھتی کہ تم مجھے یاد کر لیا کرو۔ مانتی ہوں کہ تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے تم نے

میرے دل میں محبت کی ایسی آگ جلائی جس نے عقل و خرد کی ساری
خس و خاشاک کو جلا ڈالا لیکن تمہیں اس بات پہ مغرور
نہ ہونا چاہیئے۔ اول تو میں جوان تھی، ناتجربہ کار تھی، بچپن سے
دیرِ راہبات کی چار دیواری کے اندر قید رہی۔ محبت کے
ایسے بول کبھی سننے نہ تھے جیسے تم نے سنائے۔ میں نے یہی
سمجھا کہ یہ خوبیاں، یہ ادائیں اور یہ حسن جس کا احساس پہلی
مرتبہ تم نے دلایا یہ سب تمہاری نظروں کا عطیہ ہے۔ میں نے
ہر جگہ تمہاری تعریف سنی، ہر شخص تمہارے گن گاتا تھا۔
تم نے اپنی محبت کے جال میں پھانسنے کا کوئی موقع اپنے
ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ لیکن اب میں مسحور کن حالت سے
بیدار ہو چکی ہوں۔ خود تم نے اس افسوں کو توڑ دیا ہے، اور
افسوں کو توڑنے کے لئے تمہاری امداد کی معترف ہوں۔

تمہارے خطوط واپس کرتے ہوئے میں نے نمایاں طور پر
محسوس کیا ہے کہ میں نے گذشتہ کی حماقتوں کے اعادہ سے
بچنے کے لئے تمہارے اولین خطوط کی بہ نسبت آخری دو
خطوط کو کئی بار پڑھا ہے۔ کیا بتاؤں تمہارے ان خطوط سے
مجھے کتنی اذیت پہنچی ہے! کاش! تم مجھے ہمیشہ تم سے محبت
کرنے دیتے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو زخم تم نے لگائے ہیں
ان کی کسک اب تک میرے دل میں باقی ہے۔ لیکن یا نہ

رکھو میں نے اپنی حالت کو پُرسکون بنانے کا پورا پورا عزم
کر لیا ہے۔ ایسی پُرسکون حالت میں حاصل کر کے رہوں گی،
یا حد سے گزر کر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھوں گی جس کی خبر تم کسی
رنج و ملال کے بغیر سنو گے۔ تم سے اب میری کوئی التجا اور کوئی
تمنا نہیں ہے۔ احمق ہوں جو ایک ہی بات کو اتنی دفعہ دہرائے
جا رہی ہوں۔ میں تم سے دست بردار ہوئی ہوں۔ میں تمھارا
خیال اپنے دل میں آنے نہ دوں گی۔ تمھیں کبھی خط بھی نہیں لکھوں گی۔
کیا اپنے تمام محسوسات کی تمھیں خبر دینا مجھ پر فرض ہے؟
میں ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا حافظ!

تمت